وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ

اور شوہر دار عورتیں مگر وہ عورتیں جو (جہاد میں کفار سے) تمہارے قبضہ میں آجائیں (حرام نہیں) (یہ خدا کا تحریری

كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ

حکم (ہے) جو تم پر (فرض کیا گیا) ہے اور ان عورتوں کے سوا (اور عورتیں) تمہارے لیے جائز ہیں بشرطیکہ

تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ۭ فَمَا

بدکاری (زنا) نہیں بلکہ تم عفت و پاکدامنی کی غرض سے اپنے مال (مہر) کے بدلے (نکاح کرنا) چاہو

اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ۭ

ہاں جن عورتوں سے تم نے متعہ [1] کیا ہو تو انھیں جو مہر معین کیا ہے دیدو اور مہر کے مقرر

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ۭ

ہونے کے بعد اگر آپس میں (کم و بیش پر) راضی ہو جاؤ تو اس میں تم پر کچھ گناہ نہیں ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝۲۴ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ

بیشک خدا (ہر چیز سے) واقف اور مصلحتوں کا پہچاننے والا ہے، اور تم میں سے جو شخص (آزاد) مومنہ

مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ

عفت دار عورتوں سے نکاح کرنے کی مالی حیثیت سے قدرت نہ رکھتا ہو تو وہ تمہاری ان مومنہ

مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَاللّٰهُ

لونڈیوں سے جو تمہارے قبضہ میں ہیں نکاح کر سکتا ہے) اور خدا تمہارے ایمان سے خوب

اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ۭ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ

واقف ہے (ایمان کی حیثیت سے تو) تم میں ایک دوسرے کا ہم جنس ہے بس (بے تامل)

بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ

ان کے مالکوں کی اجازت سے لونڈیوں سے نکاح کر و ان کا مہر حسن سلوک سے دیدو (مگر انھیں (لونڈیوں)

مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَآ

سے نکاح کرو) جو عفت کیساتھ تمہاری پابند رہیں نہ تو کھلے خزانے زنا کرنا چاہیں اور نہ چوری چھپے سے آشنائی پھر جب

[1] یہ آیت تصریحاً متعہ کے حلال اور جائز ہونے پر دلالت کرتی ہے اسی وجہ سے اور مصاحف میں علاوہ مصحف عثمانی کے اس آیت میں محصنین کے بعد الی اجل مسمی (ایک معین مدت تک) بھی تھا، چنانچہ جب ابن عباسؓ کے سامنے یہ آیت پڑھی گئی، تو انہوں نے الی اجل مسمی کے ساتھ پڑھا اور جب ابی نضرہ وغیرہ نے کہا کہ ہم یوں نہیں پڑھتے تو ابن عباسؓ نے کہا کہ واللہ خدا نے اس آیت کو یونہی نازل کیا ہے اسی بنا پر حضرت علیؓ سے منقول ہے کہ اگر حضرت عمرؓ لوگوں کو متعہ سے منع نہ کرتے تو قیامت تک سوائے شقی و بدبخت کے کوئی دوسرا زنا نہ کرتا اسی بنا پر حضرت جابر بن عبداللہ سے منقول ہے کہ ہم لوگ رسالت مآب کے پورے زمانہ میں اور حضرت ابوبکر کی پوری خلافت میں اور حضرت عمر کے نصف زمانہ خلافت تک برابر متعہ کرتے تھے مگر حضرت عمر نے اپنے خلافت کے نصف زمانہ کے بعد متعہ کی ممانعت کا حکم جاری کیا اور وہ بھی ان الفاظ سے متعتان کانتا علی عهد رسول الله وانا اٰهی عنهما واعاقب علیهما (دو متعہ رسالتمآب کے زمانہ میں حلال تھے متعۃ الحج اور متعۃ النساء اور میں ان دونوں کو حرام کرتا ہوں اور انکے کرنے والوں کو سزا کرونگا دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۲ ص ۱۴۰ و تفسیر کبیر جلد ۳، ص ۲۰۰ مطبوعہ مصر و تفسیر کشاف جلد ۱ ص ۳۶۰ و معالم التنزیل و مستدرک و تاریخ طبری و صحیح مسلم و جمع بین الصحیحین و عینی شرح صحیح بخاری وغیرہ وغیرہ انکے علاوہ یہ تینوں روایتیں اہلسنت کی اور بہت سی کتابوں میں مذکور ہیں اسکے علاوہ اس آیت کی ناسخ کوئی دوسری آیت قرآن بھر میں نہیں ہے اور نہ رسول اللہ نے حلال کرنے کے بعد اسکو حرام کیا اسی وجہ سے حضرت عمر نے یہ فرمایا کہ میں حرام کرتا ہوں ورنہ اگر آیت یا حدیث ہوتی تو انکا بیان کر دینا کافی ہوتا، میں حرام کرتا ہوں کہنے کی ضرورت نہ ہوتی، پھر جب نہ کوئی آیت (باقی آئندہ)

اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا

تمہاری پابند ہو چکیں اسکے بعد کوئی بدکاری کریں تو جو سزا لہ آزاد بی بیوں کو دیجاتی ہے اس کی

عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ

آدھی (سزا) لونڈیوں کو دی جائے گی (اور) لونڈیوں سے نکاح کر بھی سکتا ہے تو وہ شخص

الْعَنَتَ مِنْكُمْ ؕ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ

جس کو زنا میں مبتلا ہو جانے کا خوف ہو اور صبر کرو تو تمہارے حق میں زیادہ بہتر ہے اور خدا بڑا بخشنے

رَّحِيْمٌ ۝ ۲۵ يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ

والا مہربان ہے خدا تو یہ چاہتا ہے کہ (اپنے احکام) تم لوگوں سے صاف صاف بیان کر دے اور جو

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ

(اچھے) لوگ تم سے پہلے گزر چکے ہیں انکے طریقہ پر چلا دے اور تمہاری توبہ قبول کرے اور خدا تو (ہر چیز سے)

حَكِيْمٌ ۝ ۲۶ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ ۗ وَيُرِيْدُ

واقف اور حکمت والا ہے اور خدا تو چاہتا ہے کہ تمہاری توبہ قبول کرے اور جو لوگ نفسانی خواہشوں کے پیچھے

الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا ۝ ۲۷

پڑے ہیں وہ یہ چاہتے ہیں کہ تم لوگ (راہ حق سے) بہت دور ہٹ جاؤ ،

يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ

خدا چاہتا ہے کہ تم سے (بار میں) تخفیف کر دے کیونکہ آدمی تو کمزور پیدا ہی

ضَعِيْفًا ۝ ۲۸ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ

کیا گیا ہے ، اے ایمان والو آپس میں ایک دوسرے کا مال

بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ

ناحق نہ کھایا کرو) لیکن (ہاں) تم لوگوں کی باہمی رضامندی سے تجارت ہو (اور اُس

مِّنْكُمْ ۣ وَلَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ۝ ۲۹

میں ایک دوسرے کا مال ہو تو مضائقہ نہیں) اور اپنا گلا آپ گھونٹ کے اپنی جان نہ دو (کیونکہ) خدا تو ضرور تمہارے حال پر مہربان

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۲۹) اس کی ناسخ ہے اور نہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے تو حضرت عمرؓ وغیرہ کو اسکے حرام کر دینے کا کوئی حق نہ تھا اور نہ ان کے حرام کر دینے سے حرام ہو سکتا ہے خود رسول اللہ ﷺ کو تو احکام خدا میں تغیر و تبدل کا حق تھا ہی نہیں دوسرے کو کیونکر ہو سکتا ہے ۱۲

لونڈیوں سے نکاح کی

(حاشیہ صفحہ ہذا) لہ آزاد عورتیں اگر شوہر دار ہو کر زنا کریں تو ان کے سنگسار کرنیکا حکم ہے اور اگر بے شوہر کی زنا کریں تو ان کو سو کوڑے لگانے کا حکم ہے مگر لونڈیوں کی چونکہ عزت ہی کم ہے اس بنا پر اگر وہ بے شوہر کی ہو کر زنا کریں تو ان کو پچاس کوڑے لگانا چاہیئے اور اگر شوہر دار ہو کر زنا کریں تو سات مرتبہ تک یہی سزا ہر دفعہ کی جائیگی مگر جب آٹھ مرتبہ اسکی مرتکب ہوں تو قتل کی جائیں گی اور مردوں کا بھی آزاد اور غلام ہونے کی حیثیت سے یہی حکم ہے واللہ اعلم ۱۲

ع ۲

دوسرے کا مال ناحق کھانے کی

لہ اس آیت کی شان نزول میں اختلاف ہے بعض کا قول ہے کہ لوگ حضرت رسول کے ساتھ جہاد میں جاتے اور بدون اذن دشمنوں پر حملہ کر دیتے تھے اس وجہ سے یہ آیت نازل ہوئی بعض کا قول یہ ہے کہ اس کا مقصود یہ ہے کہ اپنے آپ کو خطرے میں نہ ڈالو کہ جس کے مقابلہ کی سکت نہ ہو اس سے خواہ مخواہ لڑنے لگو ، بعض کا قول یہ ہے کہ مؤمنین باہم ایک دوسرے کو قتل نہ کریں کیوں کہ یہ سب ایک ہیں ۔ مگر ظاہر یہ ہے کہ قصداً اپنی جان ہلاکت میں نہ ڈالو ، ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ انفسکم سے مراد اہلبیت رسول ہیں ۔ واللہ اعلم ۔ ۱۲

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ

ہے اور جو شخص جور و ظلم سے ناحق ایسا کریگا (خود کشی کریگا) تو یاد رہے کہ ہم بہت جلد اسکو (جہنم

نَارًا ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝۳۰ اِنْ تَجْتَنِبُوْا

کی) آگ میں جھونک دینگے اور یہ خدا کے لئے آسان ہے جن کاموں کی تمہیں مناہی کیجاتی ہے اگر انمیں سے تم

كَبٰۗىِٕرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ

گناہان کبیرہ[1] سے بچتے رہو تو ہم تمہارے (صغیرہ) گناہوں سے بھی درگذر کرینگے اور تمکو بہت اچھی عزت کی

مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ۝۳۱ وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ

جگہ پہنچا دینگے اور خدا نے جو تم میں سے ایک کو دوسرے پر ترجیح دی ہے اس کی ہوس نہ کرو (کیونکہ فضیلت تو اعمال سے

عَلٰي بَعْضٍ ۭ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ۭ وَلِلنِّسَاۗءِ

ہے) مردوں کو اپنے کئے کا حصہ ہے اور عورتوں کو اپنے کئے کا حصہ

نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ۭ وَسْـَٔـلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّ

اور (یہ اور بات ہے کہ) تم خدا سے اسکے فضل و کرم کی خواہش کرو۔

اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝۳۲ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ

خدا تو ہر چیز سے ضرور واقف ہے اور ماں باپ (یا) اور قرابتدار (غرض) جو شخص

مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۭ وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ

جو ترکہ چھوڑ جائے ہم نے ہر ایک کا (والی) وارث[2] مقرر کر دیا ہے اور جن لوگوں سے تمنے مستحکم عہد

اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰي كُلِّ

کیا ہے ان کا مقررہ بھی تم دے دو۔ بے شک خدا تو ہر چیز پر گواہ ہے،

شَيْءٍ شَهِيْدًا ۝۳۳ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَي النِّسَاۗءِ بِمَا فَضَّلَ

مردوں کا عورتوں پر قابو ہے کیونکہ (ایک تو) خدا نے بعض آدمیوں (مرد) کو بعض آدمیوں

اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰي بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ۭ

(عورت) پر فضیلت[1] دی ہے اور اسکے علاوہ (چونکہ مردوں نے عورتوں پر اپنا مال خرچ کیا ہے پس نیکبخت بیبیاں

[1] گناہان کبیرہ میں اختلاف ہے کہ وہ کیا ہیں اور کتنے ہیں اکثر روایات کا خلاصہ یہ ہے کفر، قتل ناحق، والدین کی ناراضی، سود کا کھانا، مال یتیم کا ظلماً لے لینا جہاد سے بھاگنا، ہجرت کے بعد صحرانشین ہو جانا یہ تو اکبر الکبائر ہیں، اس کی تفصیل دینیات کی تیسری کتاب مولفہ حقیر میں دیکھو۔ ۱۲

[2] ایام جاہلیت میں لوگ جس کو لے پالک کرتے تھے اس کو اپنے وارثوں میں داخل سمجھتے تھے اس کی خدا نے اس آیت سے ممانعت کر دی اور ایک روایت میں ہے کہ ابتدائے اسلام میں اکثر لوگ حضرت رسول پر اکیلے ایمان لاتے تھے اور باقی اقربا ان کے کافر رہتے تو رسول اللہ نے تمام مسلمانوں میں جو جس کے جوڑ کا تھا باہم ایک دوسرے کا بھائی بنا دیا، چنانچہ خود حضرت علیؑ سے بھائی چارہ کیا، حضرت ابوبکر کا حضرت عمرؓ سے، حضرت عثمانؓ کا عبدالرحمن بن عوف سے، ازیں قبیل مگر جب انکے اقربا بھی مسلمان ہو گئے تو یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

ع ۵ ۸ ۲

سعد بن ربیع انصاری نے اپنی بی بی حبیبہ کو اس کی نافرمانی اور شرارت پر ایک طمانچہ مارا وہ دوڑی ہوئی اپنے میکے پہنچی اور اس کا باپ اس شکایت کا دکھڑا حضرت رسولؐ کے سامنے آکر رونے لگا اس وقت آیت نازل ہوئی اور بتا دیا گیا کہ مردوں کو عورتوں پر چند طرح سے فضیلت ہے پھر عورتوں کو مردوں کے بس میں رہنا چاہیے نہ کہ اپنے اپنا ہی قابو کر لیں۔ ۱۲

فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ

تو (شوہروں کی) تابعداری کرتی ہیں (اور) انکے پیٹھ پیچھے جس طرح خدا نے حفاظت کی وہ بھی (ہر چیز

وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ

کی) حفاظت کرتی ہیں اور وہ عورتیں جنکے ناشزہ (سرکش) ہونیکا تمھیں اندیشہ ہو تو (پہلے) انھیں سمجھاؤ

فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا

اور (پھر) نہ مانیں تو انکے ساتھ سونا چھوڑ دو اور (پھر بھی) نہ مانیں تو (مار مگر اتنا کہ خون نہ نکلے اور کوئی عضو نہ ٹوٹے) پس اگر وہ

عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ﴿۳۴﴾ وَاِنْ خِفْتُمْ

تمھاری مطیع ہو جائیں تو تم بھی انکے نقصان کی راہ نہ ڈھونڈھو خدا تو سب سے برتر بزرگ ہے اور (اے حکام وقت) اگر

شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ

تمھیں میاں بی بی کی پوری نااتفاقی کا طرفین سے اندیشہ ہو تو ایک ثالث (پنچ) مرد کے کنبہ میں سے اور ایک ثالث عورت کے کنبہ میں سے مقرر کرو اگر

اَهْلِهَا ۚ اِنْ يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ

یہ دونوں ثالث دونوں میں میل کرا دینا چاہیں تو خدا ان دونوں کے درمیان اس کا اچھا بندوبست کر دیگا

كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا ﴿۳۵﴾ وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا

خدا تو بے شک واقف و خبردار ہے) اور خدا ہی کی عبادت کرو اور کسی کو اسکا شریک نہ بناؤ اور

وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَ

ماں باپ اور قرابت داروں اور یتیموں اور محتاجوں

الْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ

اور رشتہ دار پڑوسیوں لہ اور اجنبی پڑوسیوں اور پہلو میں بیٹھنے

بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ اِنَّ

والے مصاحبین اور پڑوسیوں اور اپنے زر خرید لونڈی غلام کیساتھ احسان کرو بے شک

اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا ﴿۳۶﴾ ۙ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ

خدا اکڑ کے چلنے والوں اور شیخی بازوں کو دوست نہیں رکھتا، یہ وہ لوگ ہیں جو خود تو

شریر عورتوں کے راہ پر نہ آنے کا طریقہ

میاں بیوی کی نااتفاقی کا فیصلہ

ہمسایہ کے حقوق

لہ کسی نے حضرت رسول ؐ سے پوچھا کہ ہمسایہ کا حق کیا ہے۔ آپ نے فرمایا لوگو! وہ تمھیں پکارے تو تم جواب دو۔ اور دستگیری کرو اگر قرض مانگے تو دو۔ اگر اس پر مصیبت پڑے تو پرسا دو اگر وہ مر جائے تو جنازہ میں شرکت کرو اپنی دیوار اس کی دیوار سے بلند نہ کرو۔ ۱۲۔۱۲۔۱۲

وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُونَ مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ

بخل کرتے ہی ہیں اور لوگوں کو بھی بخل کا حکم دیتے ہیں اور جو مال خدا نے اپنے فضل (وکرم)

مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۚ ﴿۳۷﴾

سے اُنھیں دیا ہے اسے چھپاتے ہیں اور ہم نے تو کفران نعمت کرنیوالوں کے واسطے سخت

وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ

ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے اور جو لوگ محض لوگوں کے دکھانے کے واسطے اپنے مال خرچ کرتے ہیں اور نہ خدا ہی پر

بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا

ایمان رکھتے ہیں اور نہ روز آخرت پر (خدا بھی اُنکے ساتھ نہیں کیونکہ انکا ساتھی تو شیطان ہے) اور جسکا ساتھی

فَسَآءَ قَرِيْنًا ﴿۳۸﴾ وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

شیطان ہو تو کیا ہی بُرا ساتھی ہے، اور اگر یہ لوگ خدا اور روز آخرت پر ایمان لاتے اور جو کچھ خدا نے

الْاٰخِرِ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيْمًا ﴿۳۹﴾

اُنھیں دیا ہے اس میں سے راہ خدا میں (خرچ ل کرتے تو انپر کیا آفت آجاتی اور خدا تو ان سے خوب واقف

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً

ہے، خدا تو ہرگز ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا بلکہ اگر (ذرہ برابر بھی کسی کی) کوئی نیکی ہو تو اس کو دُونا

يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۴۰﴾ فَكَيْفَ

کرتا ہے اور اپنی طرف سے بڑا ثواب عطا فرماتا ہے (خیر دُنیا میں تو جو چاہیں کریں، بھلا اُس

اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى

وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر گروہ کے گواہ طلب کرینگے اور (اے محمدؐ) تم کو ان سب پر گواہ کی

هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا ؕ ﴿۴۱﴾ يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ

حیثیت سے میں طلب کرینگے، اسدن جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور رسول کی نافرمانی

عَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ ؕ وَلَا يَكْتُمُوْنَ

کی یہ آرزو کرینگے کہ کاش (وہ پیوند خاک ہو جاتے) اور اُنکے اوپر سے زمین برابر کر دی جاتی

بخل کی مذمت

ل کیونکہ کفار مکہ نے آپس میں یہ کوڑی پھیر لی تھی کہ پیمبر اور اُن کے ساتھیوں کو کچھ نہ دو تاکہ اُنکے ساتھیوں کی جماعت آکر تتر بتر ہو جائے مگر اللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون، پھر اسنے واکہ ایزد برفروزد کسے کو پف کند ریشش بسوزد۔

ل حضرت علیؓ سے منقول ہے کہ قیامت میں انبیاؑ بارگاہ خداوندی میں کھڑے کئے جائیں گے اور ان سے پوچھا جائے گا کہ تم نے ہمارے پیغام اپنی اپنی امتوں کو پہنچائے یا نہیں انبیاء عرض کریں گے خداوندا ہم نے تیرے پیغام تیرے حکم کے مطابق پہنچا دیئے مگر جب انکی امتوں سے پوچھا جائیگا تو وہ لوگ انکار کر جائیں گے اس وقت تمام انبیاء حضرت رسولؐ کو اپنا گواہ پیش کرینگے۔ تب آپ انبیاء کی تصدیق اور ان کی امتوں کی تکذیب کرینگے اور وہ لوگ اس خوف سے کہ مبادا اُنکے اعضا گواہی دینے لگیں دم بخود ہو جائیں گے۔

اللّٰہَ حَدِیۡثًا ﴿۴۲﴾ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَقۡرَبُوا الصَّلٰوۃَ

اور (افسوس) یہ لوگ خدا سے کوئی بات (اس دن) چھپا بھی نہ سکیں گے اے ایمانداروتم نشہ کی حالت میں نماز[1]

وَاَنۡتُمۡ سُکٰرٰی حَتّٰی تَعۡلَمُوۡا مَا تَقُوۡلُوۡنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا

کے قریب نہ جاؤ جب تک کہ تم جو کچھ منہ سے کہو سمجھو بھی تو اور نہ جنابت کی حالت میں یہانتک کہ غسل کرلو مگر

عَابِرِیۡ سَبِیۡلٍ حَتّٰی تَغۡتَسِلُوۡا ؕ وَاِنۡ کُنۡتُمۡ مَّرۡضٰۤی اَوۡ

راہ کی رواروی میں (جب غسل ممکن نہیں ہے تو البتہ ضرورت نہیں ہے) بلکہ اگر تم

عَلٰی سَفَرٍ اَوۡ جَآءَ اَحَدٌ مِّنۡکُمۡ مِّنَ الۡغَآئِطِ اَوۡ لٰمَسۡتُمُ

مریض ہو (اور پانی نقصان کرے) یا سفر میں ہو یا تم میں سے کسی کو پاخانہ نکل آئے یا عورتوں سے صحبت

النِّسَآءَ فَلَمۡ تَجِدُوۡا مَآءً فَتَیَمَّمُوۡا صَعِیۡدًا طَیِّبًا فَامۡسَحُوۡا

کی ہو اور تم کو پانی میسر نہ ہو (کہ طہارت کرو) تو پاک مٹی پر تیمم کرلو (اس کا طریقہ یہ ہے کہ) اپنے منہ اور ہاتھوں

بِوُجُوۡہِکُمۡ وَاَیۡدِیۡکُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَفُوًّا غَفُوۡرًا ﴿۴۳﴾ اَلَمۡ تَرَ

پر مٹی بھرا ہاتھ پھیر لو بے شک خدا معاف کرنیوالا (اور) بخشنے والا ہے، (اے رسول) کیا تم

اِلَی الَّذِیۡنَ اُوۡتُوۡا نَصِیۡبًا مِّنَ الۡکِتٰبِ یَشۡتَرُوۡنَ الضَّلٰلَۃَ

نے ان لوگوں (کے حال پر نظر نہیں کی جنھیں کتاب خدا کا کچھ حصہ دیا گیا تھا (مگر) وہ لوگ

وَیُرِیۡدُوۡنَ اَنۡ تَضِلُّوا السَّبِیۡلَ ﴿۴۴﴾ وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ بِاَعۡدَآئِکُمۡ ؕ

(ہدایت کے بدلے) گمراہی خریدنے لگے انکی عین مراد یہ ہے کہ تم بھی راہ راست سے بہک جاؤ اور خدا

وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَلِیًّا ۙ وَّکَفٰی بِاللّٰہِ نَصِیۡرًا ﴿۴۵﴾ مِنَ الَّذِیۡنَ

تمہارے دشمنوں سے خوب واقف ہے اور دوستی کیلئے بس خدا کافی ہے اور حمایت کیواسطے بھی خدا ہی کافی ہے اے

ہَادُوۡا یُحَرِّفُوۡنَ الۡکَلِمَ عَنۡ مَّوَاضِعِہٖ وَیَقُوۡلُوۡنَ سَمِعۡنَا

رسول) یہود سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں (انکے محل وموقع سے ہیر پھیر ڈالدیتے ہیں اور اپنی زبانوں کو مروڑ کر اور

وَعَصَیۡنَا وَاسۡمَعۡ غَیۡرَ مُسۡمَعٍ وَّرَاعِنَا لَیًّۢا بِاَلۡسِنَتِہِمۡ

دین پر طعنہ زنی کی راہ سے تم سے سمعنا اور عصینا (ہم نے سنا اور نافرمانی کی) اور

[1] صلوٰۃ سے بعض لوگوں نے نماز مراد لی ہے اور بعض نے مقام نماز یعنے مسجد پس عابری سبیل کا بھی دوسرا مطلب ہو سکتا ہے یعنے مسجدوں میں جنب کا اس طرح گزرنا جس طرح انسان راستہ سے گزرتا ہے ناجائز نہیں ہے مگر یہ حکم عام مسجدوں کا ہے مسجد حرام اور مسجد رسولؐ میں یوں گزرنا بھی جنب پر حرام ہے البتہ اس حکم سے صرف حضرت رسولؐ اور ان کے اہلبیتؑ مستثنیٰ ہیں اور باتفاق فریقین ثابت ہے اسی وجہ سے تمام اصحابؓ کے دروازے جو مسجد رسولؐ میں تھے بند کر دیئے گئے اور صرف حضرت علیؑ کا دروازہ باقی رکھا گیا اس بنا پر وہ حدیث ہے کہ حضرت رسولؐ نے فرمایا کہ حالت جنابت میں میرے اور علیؑ کے سوا کوئی مسجد میں نہ جائے دیکھو مشکوٰۃ صفحہ ۲۹۶ سطر ۱۰ مطبوعہ نولکشور مع شرح مظاہر الحق ۱۲

نوٹ اور جنابت میں نماز نہ پڑھو

تیمم کا طریقہ

وَطَعْنًا فِي الدِّيْنِ ۭ وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ

اسمع غیر مسمع (تم میری سنو خدا تمکو نہ سنوائے) اور راعنا لہ (میرا خیال کرو میرے چرواہے) کہا کرتے ہیں اور اگر وہ

وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ ۙ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ

اسکے بدلے سمعنا واطعنا (ہم نے سنا اور مانا) اور (صرف) اسمع (میری سنو) اور راعنا کے عوض انظرنا (ہم پر نگاہ کرم کیجئے) تو

بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝۴۶ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا

انکے حق میں کہیں بہتر ہوتا اور بالکل سیدھی بات تھی مگر انپر تو انکے کفر کیوجہ سے خدا کی پھٹکار ہے پس انمیں سے چند لوگوں کے سوا

الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ

اور لوگ ایمان ہی نہ لائینگے اے اہل کتاب جو (کتاب) ہمنے نازل کی ہے اور وہ اس کتاب کی بھی تصدیق کرتی ہے جو تمہارے پاس ہے

اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰٓى اَدْبَارِهَآ اَوْ نَلْعَنَهُمْ

اسپر ایمان لاؤ مگر قبل اسکے کہ ہم کچھ لوگوں کے چہرے بگاڑ کر انکے پشت کیطرف پھیر دیں یا جسطرح ہمنے اصحاب سبت

كَمَا لَعَنَّآ اَصْحٰبَ السَّبْتِ ۭ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۝۴۷

(ہفتہ والوں) پر پھٹکار برسائی ویسے ہی پھٹکار ان پر بھی کریں اور خدا کا حکم کیا کرایا ہوا کام سمجھو خدا اس

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ

(جرم) کو تو البتہ نہیں معاف کرتا کہ اسکے ساتھ شرک کیا جائے ہاں اسکے سوا جو گناہ ہو

لِمَنْ يَّشَاۗءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا

جسکو چاہے معاف کردے اور جس نے کسی کو خدا کا شریک بنایا تو اس نے بڑے گناہ کا

عَظِيْمًا ۝۴۸ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۭ بَلِ اللّٰهُ

طوفان باندھا (اے رسول) کیا تم نے ان لوگوں (کے حال) پر نظر نہیں کی جو آپ بڑے مقدس بنتے

يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَاۗءُ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۝۴۹ اُنْظُرْ كَيْفَ

ہیں مگر اس سے کیا ہوتا ہے بلکہ خدا جسے چاہتا ہے مقدس بناتا ہے اور ظلم تو کسی پر تاگے (بال) برابر ہوگا نہیں اے

يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ۭ وَكَفٰى بِهٖٓ اِثْمًا مُّبِيْنًا ۝۵۰

رسول ذرا دیکھو تو یہ لوگ خدا پر کیسے کیسے جھوٹے طوفان جوڑتے ہیں اور کھلم کھلا گناہ کیواسطے تو بس یہی کافی ہے

لہ یہود جن کی گھٹی میں شرارت تھی حضرت رسول کو طرح طرح کی ایذائیں آئے دن دیا کرتے جب آپکے پاس آتے اور کچھ نہیں تو ایسے ذو معانی الفاظ بولتے جسمیں آپ کو اذیت ہوتی اور مزا یہ کہ اس کی کوئی گرفت بھی نہ ہو سکے اس آیت میں ایسی ہی تین باتوں کا ذکر ہے سمعنا وعصینا ہمنے سنا تو مگر مانتے نہیں اسمع کے معنے ہم جو کہیں اس کو بھی تو سنیئے غیر مسمع کا ترجمہ "خدا تم کو نہ سنوائے" ہے اب اگر دوست کہے تو دعا ہے یعنے تمہاری کوئی بری بات سننے میں نہ آئے اور دشمن کہے تو کوسنا ہے یعنے خدا کرے تم بہرے ہو جاؤ راعنا کا ذکر سورہ بقر میں ہو چکا ہے، خدا کا مطلب یہ ہے کہ اگر یہ لوگ عصینا کی جگہ اطعنا اور اسمع غیر مسمع کی جگہ شرف اسمع کہتے تو انکے حق میں بہتر ہوتا ۱۲-۱۲-۱۲

لہ انکا قصہ سورہ بقر میں مذکور ہے دیکھو صفحہ ۱۵۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ

(اے رسول) کیا تم نے ان لوگوں (کے حال) پر نظر نہیں کی جنھیں کتاب خدا کا کچھ حصہ دیا گیا تھا (اور پھر) شیطان اور

بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا

بتوں کا کلمہ پڑھنے لگے اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ہے ان کی نسبت کہنے لگے کہ یہ تو ایمان

هٰٓؤُلَآءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ۝۵۱ اُولٰٓئِكَ

لانے والوں سے زیادہ راہ راست[1] پر ہیں (اے رسول) یہی لوگ ہیں جن پر خدا

الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۭ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ

نے لعنت کی ہے تم ان کا مددگار ہرگز کسی کو نہ پاؤ گے کیا (دنیا

نَصِيْرًا ۝۵۲ ۭ اَمْ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَاِذًا لَّا يُؤْتُوْنَ

کی) سلطنت میں کچھ ان کا بھی حصہ ہے کہ اس وجہ سے لوگوں کو

النَّاسَ نَقِيْرًا ۝۵۳ اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰي مَآ اٰتٰىهُمُ

بھوسی بھر بھی نہ دینگے، یا خدا نے جو اپنے فضل سے (تم) لوگوں کو[2] (قرآن) عطا

اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ

فرمایا ہے اسکے رشک پر جلنے جاتے ہیں (تو اسکا کیا علاج ہے) ہمنے تو ابراہیم کی اولاد[3] کو کتاب

وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ۝۵۴ فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ

اور عقل کی باتیں عطا فرمائی ہیں اور انکو بہت بڑی سلطنت بھی دی پھر کچھ لوگ تو ان میں سے اس (کتاب)

صَدَّ عَنْهُ ۭ وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيْرًا ۝۵۵ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا

پر ایمان لائے اور کچھ لوگوں نے اس سے انکار کیا، اور (اسکی سزا کیلئے) جہنم کی دہکتی ہوئی آگ کافی ہے (یاد رہے کہ)

سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ۭ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ

جن لوگوں نے ہماری آیتوں سے انکار کیا انھیں ضرور عنقریب جہنم کی آگ میں جھونک دینگے اور جب انکی کھالیں جلکر گل جائیں گی

جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا

تو ہم ان کیلئے دوسری کھالیں بدل کر پیدا کر دینگے تاکہ وہ اچھی طرح عذاب کا مزا چکھیں، بیشک خدا (ہر چیز پر) غالب اور

[1] احد کی لڑائی کے بعد کعب بن اشرف ستر سواروں کے ساتھ رسول اللہ سے عہد شکنی کر کے کفار قریش کو آپ کے مقابلہ پر آمادہ کرنے کے واسطے مکہ میں آیا ابوسفیان نے اس سے کہا کہ تم اور محمد دونوں اہل کتاب ہو جب تک تم ہمارے بتوں کو سجدہ نہ کرو گے ہم کو تم دونوں میں سے کسی کا اعتبار نہیں آخر کعب نے جبت و طاغوت کو سجدہ کیا پھر ابوسفیان نے کہا کہ ہم حاجیوں کو اونٹوں پر چڑھا کے لاتے ہیں ان کو کھانا پانی دیتے ہیں ہم کعبہ کی حرمت کرتے ہیں۔ بیت اللہ کا طواف کرتے ہیں قیدیوں کو آزاد کرتے ہیں بھلا یہ تو بتاؤ ہمارا دین بہتر یا محمد کا، کعب خوشامد سے مارے بول اٹھا کہ تمہارا دین بہتر ہے مگر اس کی اصل وجہ یہ تھی کہ یہودیوں کو اس کا رشک تھا کہ یہ نبوت اسحٰق کی اولاد سے پلٹ کر اسمٰعیل کی اولاد میں کیوں جا رہی ہے[2] ابوالحسن مغازلی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ اس آیت میں الناس سے مراد عام لوگ نہیں بلکہ مخصوص ہم اہلبیت پیمبر ہیں جن پر لوگ رشک و حسد کرتے ہیں دیکھو صواعق محرقہ علامہ ابن حجر عسقلانی قلمی آیت ۶ فضائل اہلبیت۔ ۱۲

[3] ابراہیم کی اولاد حضرت رسول اور ان کے اہلبیت ہیں اور یہی لوگ اس آیت کے مصداق ہیں کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ ان حضرت سے بہتر کوئی شخص پردہ دنیا میں ان صفات کا مستحق نہیں قرار پا سکتا اسی بنا پر ایک روایت میں ہے کہ آل ابراہیم سے آل محمد اور کتاب سے قرآن اور حکمت سے نبوت اور حکم عظیم سے امامت مراد ہے اور یہ بھی صحیح ہے کہ یہ باتیں سوائے آل محمد کے اور کسی میں نہیں پائی جاتیں

حَكِيمًا ﴿۵۶﴾ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ

حکمت والا ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے اچھے کام کئے ہم ان کو عنقریب ہی

جَنّٰتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِينَ فِيهَا اَبَدًا ؕ لَهُمْ

(بہشت کے) ایسے ایسے (ہرے بھرے) باغوں میں جا پہنچائینگے جنکے نیچے نہریں جاری ہونگی اور انمیں ہمیشہ

فِيهَا اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۫ وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيلًا ﴿۵۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ

ابدالآباد تک رہینگے وہاں صرف انکی صاف ستھری بی بیاں ہونگی اور ہم انہیں گھنی گھنی چھاؤں میں لیجاکر رکھیں گے اے

يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا ۙ وَاِذَا حَكَمْتُمْ

ایمانداروں خدا تمھیں حکم دیتا ہے کہ لوگوں کی امانتیں امانت رکھنے والوں کے حوالے کردو اور جب لوگوں کے

بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا

باہمی جھگڑوں کا فیصلہ کرنے لگو تو انصاف سے فیصلہ کرو خدا تم کو اسکی کیا ہی اچھی نصیحت کرتا ہے

يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيعًا بَصِيرًا ﴿۵۸﴾ يٰٓاَيُّهَا

اس میں تو شک نہیں کہ خدا (سب کی) سنتا (اور سب کچھ) دیکھتا ہے اے

الَّذِينَ اٰمَنُوْٓا اَطِيعُوا اللّٰهَ وَاَطِيعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي

ایمان دارو خدا کی اطاعت کرو اور رسول کی اور جو تم میں سے صاحبان [1] حکومت ہوں

الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ اِلَى اللّٰهِ

انکی اطاعت کرو اور اگر تم کسی بات میں جھگڑا کرو پس اگر تم خدا اور روز آخرت

وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ

پر ایمان رکھتے ہو تو اس امر میں خدا اور رسول کی طرف رجوع کرو یہی (تمھارے حق میں)

ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيلًا ﴿۵۹﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِينَ

بہتر ہے اور انجام کی راہ سے بہت اچھا ہے، (اے رسول) کیا تم نے ان لوگوں (کی حالت) پر نظر نہیں

يَزْعُمُونَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ

کی جو یہ خیالی پلاؤ پکاتے ہیں کہ جو کتاب تجھ پر نازل کی گئی اور جو (کتابیں) تم سے پہلے

[1] مفسرین نے اس میں اختلاف کیا ہے کہ اولی الامر سے مراد کون ہیں بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس سے مراد حکام وقت ہے مگر حق یہ ہے کہ اس سے مراد ائمہ معصومین ہیں کیونکہ خدا نے جس طرح اپنی اور رسول کی اطاعت کا حکم دیا ہے اسی طرح ان کی اطاعت بھی تمام بندوں پر واجب کی ہے تو یہ شخص خدا اور رسول کا نائب ٹھہرا تو معصوم ہونا بھی ضروری ہوا کیونکہ اسکو عقل نہیں قبول کرتی کہ گنہگار کی اطاعت کا خدا حکم دے، اور بارہ اماموں کے سوا کسی کی عصمت کا کوئی شخص نہ مدعی ہے نہ دعوے ہو سکتا ہے اسکے علاوہ یہ تو ظاہر ہے کہ یہ حکم خداوند عالم کا کسی خاص زمانے یا وقت یا کسی شخص کے واسطے نہیں ہے بلکہ ہر شخص اور ہر وقت کے واسطے قیامت تک کیلئے ہے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ اطاعت بھی عام ہے۔ امور دنیا اور دین کی تخصیص نہیں ہے بلکہ عام اطاعت کی اب دیکھنا یہ ہے کہ اگر اولی الامر سے مراد دنیا کے بادشاہ ہوں تو مذہب اسلام کا کوئی ٹھکانا نہ رہے گا کیونکہ کہیں نصاریٰ بادشاہ ہیں کہیں یہود مذہب والے کہیں کفار اور اگر مسلمان ہی مقصود ہوں تو پھر انمیں بھی خدا جانے کتنے فرقے ہیں اور حدیث رسول کے مطابق ایک کے سوا سب جہنمی ہیں پھر کہیں سنی بادشاہ ہیں کہیں شیعہ کہیں کچھ، مسلمان اطاعت کریں تو کس کی اور سب کی کریں تو یہ بھی محال ہے تب ضرور ہے کہ دنیا کے بادشاہوں کے علاوہ کوئی اور شخص مراد ہو اور اس شخص کا موجود بھی رہنا ضروری ہے ورنہ خدا کا حکم لغو اور بیکار ہو جائے گا اسی بنا پر حضرت رسول نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے زمانے کے امام کی معرفت حاصل کئے بغیر مر جائے تو وہ کافر کی موت مرتا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ بادشاہ دنیا کی معرفت حاصل نہ کرنے سے کوئی شخص کافر نہیں ہو سکتا اور یہ حدیث جابر بن عبداللہ انصاری میں

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۳۸ پر)

مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ
نازل کی گئیں (سب پر) ایمان لائے ہیں اور دلی تمنا یہ ہے کہ سرکشوں کو اپنا حاکم بنائیں) حالانکہ ان کو
وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ۭ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ
حکم دیا گیا ہے کہ اُن کی بات نہ مانیں اور شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ انہیں بہکا کے
يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝۶۰ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى
بہت دُور لے جائے اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ خدا نے جو (کتاب) نازل
مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ
کی ہے اسکی طرف اور (رسولؐ کی طرف رجوع کرو، تو تم منافقین کو دیکھتے ہو کہ تم سے کس طرح منہ پھیر
عَنْكَ صُدُوْدًا ۝۶۱ فَكَيْفَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا
لیتے ہیں، پھر جب اُن پر اُن کے کرتوت کی وجہ سے کوئی مصیبت پڑتی ہے تو کیونکر
قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ثُمَّ جَاۗءُوْكَ يَحْلِفُوْنَ ۚ بِاللّٰهِ اِنْ
تمہارے پاس خدا کی قسمیں کھاتے ہوئے آتے ہیں کہ ہمارا مطلب تو نیکی اور
اَرَدْنَآ اِلَّآ اِحْسَانًا وَّتَوْفِيْقًا ۝۶۲ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ يَعْلَمُ
میل ملاپ کے سوا کچھ نہ تھا، یہ وہ لوگ ہیں کہ کچھ خدا ہی ان کے دل کی حالت خوب
اللّٰهُ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۣ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَّهُمْ
جانتا ہے پس تم ان سے درگزر کرو اور ان کو نصیحت کرو اور ان سے
فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًۢا بَلِيْغًا ۝۶۳ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ
اُن کے دل میں اثر کرنیوالی برمحل بات کہو، اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس واسطے
اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ
کہ خدا کے حکم سے لوگ اسکی اطاعت کریں اور اے رسولؐ اجب ان لوگوں نے (نافرمانی کرکے اپنی جانوں
جَاۗءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ
پر ظلم کیا تھا اگر تمہارے پاس چلے آتے اور خدا سے معافی مانگتے، اور رسولؐ (تم) بھی انکی مغفرت چاہتے تو بیشک

(بقیہ حاشیہ ص ۱۳۷) بھی اس کی تصریح موجود ہے کہ اولی الامر سے مراد ائمہ معصومینؑ ہیں بلکہ اس میں تو دوازدہ امام کے نام تک تصریحاً مذکور ہیں۔ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿۶۴﴾ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

وہ لوگ خدا کو بڑا توبہ قبول کرنیوالا مہربان پاتے[1] پس (اے رسولؐ) تمہارے پروردگار کی قسم یہ لوگ

حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ

سچے مومن نہ ہونگے تاوقتیکہ اپنے باہمی جھگڑوں میں تم کو اپنا حاکم (نہ) بنائیں پھر (یہی نہیں بلکہ) جو کچھ

حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۶۵﴾ وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا

تم فیصلہ کرو اسسے کسی طرح دل تنگ بھی نہ ہوں بلکہ خوش خوش اسکو بھی مان لیں (اسلامی شریعت سہلہ

عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ مَّا فَعَلُوْهُ

میں تو انکا یہ حال ہے) اور اگر ہم بنی اسرائیل کیطرح انپر یہ حکم جاری کر دیتے کہ تم اپنے اپنے کو قتل کر ڈالو یا شہر بدر ہو جاؤ تو ان

اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ ۭ وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ

میں سے چند آدمیوں کے سوا یہ لوگ تو اس کو نہ کرتے اور اگر یہ لوگ اس بات پر عمل کرتے جس کی انھیں نصیحت کیجاتی ہے

خَيْرًا لَّهُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا ﴿۶۶﴾ وَّاِذًا لَّاٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ لَّدُنَّآ اَجْرًا

تو انکے حق میں بہت بہتر ہوتا اور (دین میں بھی) بہت ثابت قدمی سے جمے رہتے اور اس صورت میں ہم بھی اپنی طرف سے

عَظِيْمًا ﴿۶۷﴾ وَّلَهَدَيْنٰهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۶۸﴾ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ

ضرور بڑا اچھا بدلہ دیتے اور ان کو راہ راست کی بھی ضرور ہدایت کرتے، اور جس شخص نے خدا و رسول کی اطاعت

وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰۗىِٕكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ

کی تو ایسے لوگ ان (مقبول بندوں) کے ساتھ ہونگے جنھیں خدا نے اپنی نعمتیں دی ہیں یعنے

النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاۗءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَ

انبیاء[2] اور صدیقین اور شہدا اور صالحین اور

حَسُنَ اُولٰۗىِٕكَ رَفِيْقًا ﴿۶۹﴾ ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ۭ وَ

یہ لوگ کیا ہی اچھے رفیق ہیں، یہ خدا کا فضل (وکرم) ہے اور خدا تو

كَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ﴿۷۰﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ

واقفکاری میں بس ہے، اے ایمان والو (جہاد کے وقت) اپنی حفاظت (کے ذرائع) اچھی طرح

ع ۱۱ ۹ ۶

[1] ایک روایت ہے کہ چند منافقوں نے ایک مرتبہ نفاق پر اتفاق کیا خدا نے اپنے رسولؐ کو اُن کے حال سے خبر دی اور آپ نے سب لوگوں کو جمع کر کے فرمایا کہ تم میں سے بارہ آدمیوں نے نفاق پر اتفاق کیا ہے اگر وہ اپنی جگہ سے اٹھیں اور اپنی مغفرت چاہیں تو اُنکے واسطے سفارش کروں ہر چند آپنے اصرار سے فرمایا مگر اپنی جگہ سے ایک نے حرکت نہ کی اسکے بعد آپنے سب کا پتہ بتا دیا اور وہ لوگ ذلیل و رسوا ہوئے اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲ [2] ایک حدیث میں ہے کہ نبیین سے حضرت رسولؐ اور صدیقین سے حضرت علیؑ بن ابیطالب اور شہدا سے حسنینؑ اور صالحین سے باقی ائمہ مراد ہیں اور یہی قرین قیاس بھی ہے کیونکہ نبیین سے حضرت رسولؐ کا مراد ہونا تو ظاہر ہے اور اس میں کسی کو کلام بھی نہیں اب رہا صدیقین سے حضرت علیؑ کا مراد ہونا تو یہ بھی ظاہر ہے کیونکہ اگر صدیق کے معنے تصدیق کنندہ کے لئے جائیں تو تاریخوں سے ثابت اور ساری دُنیا کو معلوم ہے کہ حضرت رسولؐ کی نبوت کی تصدیق کرنیوالے سب سے پہلے علیؑ بن ابیطالب ہیں اور اگر سچے کے معنے لئے جائیں تو بھی حضرت علیؑ کے سوا دوسرا کوئی اس کا مستحق نہیں ہو سکتا کیونکہ اور جن لوگوں کو صدیق کہا جاتا ہے۔ اٹھائیس اور بیس برس تک بتوں کے آگے سر ٹپکاتے اور حضرت علیؑ نے کبھی بتوں کو سجدہ کیا ہی نہیں اسی وجہ سے اوروں کی عصمت کا کوئی قائل نہیں، اور حضرت حسنینؑ کا شہید راہ خدا ہونا تو ظاہر ہے اور صالحین سے باقی ائمہ کے مراد ہونے میں بھی کوئی مسلمان شک نہیں کر سکتا کیونکہ صالحین سے مراد نیکوکاروں کی کامل فرد ہے اور یہ ظاہر ہے کہ ہر زمانے میں یہ حضرات ائمہ تمامی خلائق سے صلاح و تقوی وغیرہ میں اکمل تھے۔ ۱۲

فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا ﴿۷۱﴾ وَاِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ

دیکھ بھال لو پھر (تمہیں اختیار ہے) خواہ دستہ دستہ نکلو یا سب کے سب اکٹھے ہو کر نکل کھڑے ہو اور تم میں

لَّيُبَطِّئَنَّ ۚ فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ

سے بعض ایسے بھی ہیں جو (جہاد سے) ضرور پیچھے رہیں گے پھر اگر (اتفاقاً) تم پر کوئی مصیبت آ پڑی تو کہنے

عَلَيَّ اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ شَهِيْدًا ﴿۷۲﴾ وَلَئِنْ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ

لگے خدا نے ہم پر بڑا فضل کیا کہ میں ان (مسلمانوں) کیساتھ موجود نہ ہوا اور اگر تم پر خدا نے فضل کیا (اور فتح

مِّنَ اللّٰهِ لَيَقُوْلَنَّ كَاَنْ لَّمْ تَكُنْۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ مَوَدَّةٌ

پر غالب کیا) تو اس طرح (جتنی بن کے) کہ گویا تم میں اور اس میں کبھی کی محبت ہی نہ تھی یوں کہنے لگے کہ اے

يّٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿۷۳﴾ فَلْيُقَاتِلْ

کاش میں بھی انکے ساتھ ہوتا تو میں بھی بڑی کامیابی حاصل کرتا پس جو لوگ دنیا کی

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ۭ

زندگی (جان تک) آخرت کے واسطے دے ڈالنے کو موجود ہیں ان کو خدا کی راہ میں جہاد کرنا

وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ

چاہیئے، اور جو شخص خدا کی راہ میں جہاد کیا پھر شہید ہوا تو گویا غالب آیا تو (بہرحال)

نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۷۴﴾ وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ

ہمتو عنقریب ہی اسکو بڑا اجر عطا فرمائینگے (اور مسلمانو!) تم کو کیا ہو گیا ہے کہ خدا کی راہ میں اور ان

اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاۗءِ وَالْوِلْدَانِ

کمزور مرد اور بے بس مردوں اور عورتوں اور بچوں (کو کفار کے پنجہ سے چھڑانے) کیواسطے جہاد نہیں

الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ

کرتے جو (حالت مجبوری میں) خدا سے دعائیں مانگ رہے ہیں کہ اے ہمارے پالنے والے کسی طرح اس بستی (مکہ)

الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۙ وَّاجْعَلْ

سے جسکے باشندے بڑے ظالم ہیں ہمیں نکال اور اپنی طرف سے کسی کو ہمارا سرپرست بنا اور تو خود ہی کسی کو اپنی

۱ حضرت رسولؐ سے منقول ہے کہ شہید راہِ خدا کی مخصوص سات فضیلتیں ہیں (۱) جس وقت اسکے بدن سے پہلا قطرہ گرتا ہے تو کل گناہ اس کے بخشدیئے جاتے ہیں۔ (۲) جب وہ زمین پر گرتا ہے تو اس کا سر حورعین کی گود میں ہوتا ہے (۳) بعد شہادت اس کو فوراً جنت کی پوشاک پہنائی جاتی ہے (۴) خزینہ دار بہشت فوراً تمام خوشبوؤں کا لیکر حاضر ہوتا ہے کہ یہ جسکو چاہے پسند کرے (۵) جو گھر اس کا بہشت میں مقرر ہے وہ اسے دکھایا جاتا ہے (۶) اسکی روح کو حکم ہوتا ہے کہ بہشت میں جہاں چاہے خط حاصل کرتی پھرے (۷) بارگاہِ خداوندی میں حاضر ہو کر اپنی قرب و منزلت بڑھاتا رہے۔

۲ حضرت رسولؐ کی ہجرت کے بعد بہت سے لوگ ہجرت کر گئے مگر کچھ لوگ ایسے بھی تھے کہ وہ حقیقۃً مسلمان تھے مگر ان کے اقارب اور رشتہ دار انھیں مکہ سے نکلنے نہ دیتے تھے اور طرح طرح کی تکلیفیں پہنچاتے تھے چنانچہ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ منجملہ ان لوگوں کے میں اور میری ماں بھی تھیں کہ ہمیشہ دعائیں مانگا کرتے تھے کہ خدا کسی طرح ہمیں اس بستی سے نکالے اس پر خدا نے مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دی آخر ان بیکسوں کی دعا قبول ہو کر رہی کہ کچھ لوگوں کے واسطے ہجرت کی راہیں پیدا ہو گئیں اور باقی ماندہ لوگوں کی بروز فتح مکہ حضرت رسولؐ نے دل دہی کی اور عتاب بن اسید کو مکہ کا حاکم بنا کر ان کی نصرت و مدد کی ۱۲

لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ﴿۷۵﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ

طرف سے ہمارا مددگار (بنا) (پس دیکھو) ایمان والے تو خدا کی راہ میں

سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ

لڑتے ہیں اور کفار شیطان کی راہ میں لڑتے مرتے ہیں

الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّ كَيْدَ

پس (مسلمانو) تم شیطان کے ہوا خواہوں سے لڑو (اور کچھ پرواہ نہ کرو) کیونکہ

الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ﴿۷۶﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ

شیطان کا داؤں بہت ہی بودا ہے، اے رسول کیا تمنے ان لوگوں (کے حال)

كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۚ فَلَمَّا

پر نظر نہیں کی جن کو (جہاد کی آرزو تھی اور) انکو حکم دیا گیا تھا کہ (ابھی چند سے) اپنے ہاتھ روکے رہو اور پابندی

كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ

سے نماز پڑھو اور زکوٰۃ دیئے جاؤ مگر جب جہاد انپر واجب کیا گیا تو ان میں سے کچھ لوگ (بودے پن میں) لوگوں سے

كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً ۚ وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ

اسطرح ڈرنے لگے جیسے کوئی خدا سے ڈرے بلکہ اس سے کہیں زیادہ اور (گھبرا کر) کہنے لگے خدایا تو

عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۭ قُلْ

نے ہم پر جہاد کیوں[۱] واجب کر دیا ہمکو کچھ دنوں کی اور مہلت کیوں نہ دی (اے رسول ان سے) کہدو کہ دنیا کی

مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۣ وَلَا

آسائش بہت تھوڑی سی ہے اور جو (خدا سے) ڈرتا ہے اس کی آخرت اس سے کہیں بہتر ہے۔

تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿۷۷﴾ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَ

اور (وہاں تو) ریشہ (بال) برابر بھی تمکو کسی پر ظلم نہیں کیا جائیگا تم چاہے جہاں ہو موت تو تم کو لے ہی ڈالے

لَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ۭ وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ

گی اگرچہ تم کیسے ہی مضبوط پکے گنبدوں میں جا چھپو اور اُن کو[۲] اگر کوئی بھلائی پہنچتی ہے تو کہنے لگتے

[۱] یہ گفتگو ان لوگوں کی ہے جو اکثر جہاد سے بھاگ جایا کرتے تھے اور کبھی سمجھ کر میں نہیں کر کسی کو قتل کرنا نصیب نہ ہوا اور نہ کبھی انکے بدن پر کوئی زخم لگا ایسے ہی لوگوں کے سمجھانے کے واسطے بعد کی آیتیں نازل ہوئی ہیں۔ [۲] جس سال حضرت رسول نے ہجرت کی تھی اتفاقاً اس سال مدینہ میں میوے بھی کم آئے تھے اور غلہ بھی گراں تھا پھر کیا تھا یہودیوں کو ایک شگوفہ ہاتھ آیا کہنے لگے کہ یہ محمد کے آنے کی بد شگونی ہے خدا نے انکے جھٹلانے کے واسطے یہ آیت نازل کی۔ ۱۲

يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ

ہیں کہ یہ خدا کی طرف سے ہے اور اگر ان کو کوئی تکلیف پہونچی تو (شرارت سے)

يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ ۭ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ

کہنے لگتے ہیں کہ (اے رسول) یہ تمہاری بدولت ہے (اے رسول) تم کہدو کہ سب خدا کی طرف سے ہے

فَمَالِ هٰٓؤُلَاۗءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا ۝۷۸

پس ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ کوئی بات ہی نہیں سمجھتے حالانکہ (سچ تو یوں ہے) جب تم کو کوئی

مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۘ وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ

فائدہ پہنچے تو (سمجھو کہ) خدا کی طرف سے[1] ہے اور جب تم کو کوئی تکلیف

سَّيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ۭ وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ۭ وَ

پہنچے تو (سمجھو کہ) خود تمہاری بدولت ہے) اور (اے رسول) ہمنے تمکو لوگوں کے پاس پیغمبر بنا

كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝۷۹ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ

کے بھیجا ہے اور (اسکے لئے) خدا کی گواہی کافی ہے جس نے رسول کی اطاعت کی تو اس نے خدا کی اطاعت کی،

اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۭ ۝۸۰ وَيَقُوْلُوْنَ

اور جس نے روگردانی کی تو تم کچھ خیال نہ کرو (کیونکہ) ہمنے تمکو کچھ پاسبان (مقرر کرکے تو بھیجا نہیں ہے) یہ لوگ

طَاعَةٌ ۡ فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَاۗىِٕفَةٌ مِّنْهُمْ

تمہارے سامنے تو کہدیتے ہیں کہ ہم (آپکے) فرمانبردار ہیں لیکن جب تمہارے پاس سے باہر نکلے تو ان میں سے کچھ لوگ

غَيْرَ الَّذِيْ تَقُوْلُ ۭ وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ۚ فَاَعْرِضْ

جو کچھ (تم سے) کہہ چکے تھے اسکے خلاف (تو تمکو مشورہ کرتے ہیں حالانکہ (یہ نہیں سمجھتے یہ لوگ) تو تمکو جو کچھ بھی

عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَي اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝۸۱ اَفَلَا

مشورہ کرتے ہیں اسے خدا لکھتا جاتا ہے تم ان لوگونکی کچھ پروانہ کرو اور خدا پر بھروسہ رکھو اور خدا کارسازی کیلئے کافی ہے تو کیا

يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۭ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ

یہ لوگ قرآن میں بھی غور نہیں کرتے اور (یہ نہیں خیال کرتے کہ اگر خدا کے سوا کسی اور کی طرف سے (آیا) ہوتا تو ضرور

[1] پہلے تو خدا نے مجملاً فرمایا تھا کہ سب خدا ہی کی طرف سے ہے اسکے بعد اس کی تفصیل فرماتا ہے کہ ہر بھلائی یا برائی خدا کی طرف سے تو ضرور ہے مگر اتنا فرق ہے کہ بھلائی تو اس کے فضل و کرم سے ہوتی ہے اور برائی بندوں کے گناہوں کے عوض میں چنانچہ حضرت رسول ص سے منقول ہے کہ کوئی پھوست بدن کا کسی لکڑی سے نہیں چھلتا اور پاؤں کسی بندے کا زمین سے نہیں پھسلتا مگر اس کے گناہ کے سبب سے، مگر یہ بھی یاد رکھنے کی بات ہے کہ بھلائی برائی سے بندوں کے افعال مراد نہیں ہیں بلکہ رحمت و رحمت آرام و تکلیف جو انسان کے اختیار و قابو سے باہر ہے۔ ۱۲

لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ﴿۸۲﴾ وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ

اس میں بڑا اختلاف پاتے، اور جب اُنکے (مسلمانونکے) پاس امن یا خوف کی خبر آتی ہے تو

مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ؕ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى

اسے فوراً مشہور کر دیتے ہیں، حالانکہ اگر وہ اس خبر کو رسول (یا) اور ایمانداروں میں سے صاحبان

الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ

حکومت تک پہنچاتے تو بیشک جو لوگ اُنمیں سے اُس کی تحقیق کرنیوالے ہیں (پیغمبر یا اولی

يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ؕ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ

الامر) اسکو سمجھ لیتے (کہ مشہور کرنے کی ضرورت ہے یا نہیں) اور (مسلمانو) اگر تمپر خدا کا فضل (و

لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۸۳﴾ فَقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ

کرم) اور اسکی مہربانی ۵۲ نہ ہوتی تو چند آدمیونکے سوا تم سب کے سب شیطان کی پیروی کرنے لگتے پس (اے رسول)

اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ

تم خدا کی راہ میں جہاد کرو اور تم اپنی ذات کے سوا اور کسی کے ذمہ دار نہیں ہو ۵۳ اور ایمانداروں کو (جہاد کی)

عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَاللّٰهُ اَشَدُّ

ترغیب دو عنقریب خدا کافروں کی ہیبت روک دیگا، اور خدا کی ہیبت سب سے زیادہ ہے اور اسکی سزا

بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا ﴿۸۴﴾ مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً

بہت سخت ہے، جو شخص اچھے کام کی سفارش کرے تو اس کو بھی اس کام

يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً

کے ثواب سے کچھ حصہ ملے گا اور جو بُرے کام کی سفارش کرے تو اس کو بھی اسی کام کی

يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا ﴿۸۵﴾

سزا کا کچھ حصہ ملے گا اور خدا تو ہر چیز پر نگہبان ہے اور جب تمھیں کسی طرح کوئی شخص ۵۴

وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ؕ

سلام کرے تو تم بھی اسکے جواب میں اس سے بہتر طریقہ سے سلام کرو یا وہی لفظ جواب میں کہدو

۵۱ میں نے اسی سورہ کی ۵۹ آیت کی تفسیر میں ثابت کیا ہے کہ اولی الامر سے مراد وہ ائمہ امام ہیں۔ دیکھو صفحہ ۱۳۰۔

۵۲ ایک حدیث میں ہے کہ فضل خدا سے حضرت رسول اور رحمت سے حضرت علیؑ مراد ہیں اور یہ واقعہ ہے کیونکہ اسلام کی قوت و شوکت جو حضرت علیؑ کے قوت بازو سے ہوئی دوسرے سے اسکا عشر عشیر بھی نہ ہو سکا جب ہی تو حضرت رسولؐ نے جنگ خندق میں فرمایا تھا کہ آج کی علیؑ کی ضربت قیامت تک تمام جن و انس کی عبادت سے افضل ہے۔ ۵۳ جب حضرت رسولؐ نے جنگ بدر صغریٰ کا قصد کیا تو نعیم نے مسلمانوں کو ابوسفیان کے لشکر اور اس کی فوج کی کثرت سے ڈرا دیا اور مسلمانوں کے دل پر ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ اکثر لوگ اپنے اپنے گھروں میں بیٹھ رہے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی اور آپنے فرمایا کہ اگر تم میں سے کوئی نہ جائے گا تو اکیلا جاؤنگا آخر جوں توں کر کے ستر آدمی آپکے ساتھ ہوئے آپ خدا پر توکل کر کے روانہ ہوئے خدا نے اُس مشتی بھر جماعت کا ایسا رعب ابوسفیان کے دل پر بٹھا دیا کہ وہ الٹے پاؤں مکہ کو واپس گیا اور مسلمان صحیح و سالم مدینہ کو واپس آئے۔ اللہ اللہ وہ کیا وقت تھا کہ خدا نے حضرت رسولؐ کو ہزاروں سے تنہا جہاد کرنیکا حکم دیا تھا اور واقعی اگر کوئی بھی آپ کے ساتھ نہ جاتا تو آپ اکیلے تشریف لے جاتے اور حکم خدا کو پورا کر کے چھوڑتے۔

۵۴ اگرچہ سلام کرنا سنت ہے اور اس کا جواب واجب ہے مگر سلام کرنے والے کا ثواب زیادہ ہے اور جواب دینے والے کا کم اور اگر جواب نہ دے تو گناہ الگ اسلام کی تہذیب ہے کہ کم لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کریں سوار پیدل کو، خچر کا سوار گدھے کے سوار کو، گھوڑے کا سوار خچر کے سوار کو، چھوٹا بڑے کو، چلنے والا بیٹھنے والے کو اور سلام بلند آواز سے کرے۔ (بقیہ صفحہ ۱۴۴ پر)

إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَسِيبًا ﴿٨٦﴾ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ

بیشک خدا ہر چیز کا حساب کرنے والا ہے اللہ تو وہی پروردگار ہے جس کے

إِلَّا هُوَ ۚ لَيَجْمَعَنَّكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ ۚ وَ

سوا کوئی قابل پرستش نہیں وہ تمکو قیامت کے دن جسمیں ذرا بھی شک نہیں ضرور اکٹھا کریگا اور

مَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ حَدِيثًا ﴿٨٧﴾ فَمَا لَكُمْ فِي

خدا سے بڑھکر بات میں سچا کون ہوگا (مسلمانو) پھر تمکو کیا ہو گیا ہے (کہ تم منافقوں[1] کے بارے

الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ وَاللَّهُ أَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوا ۚ أَتُرِيدُونَ

میں دو فریق ہو گئے ہو (ایک موافق ایک مخالف) حالانکہ خود خدا نے انکے کرتوتوں کی بدولت ان

أَنْ تَهْدُوا مَنْ أَضَلَّ اللَّهُ ۖ وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَلَنْ

(کی عقلوں) کو الٹ پلٹ دیا ہے کیا تم یہ چاہتے ہو کہ جسکو خدا نے گمراہی میں چھوڑ دیا ہے تم اسکو راہ راست پر لے آؤ

تَجِدَ لَهُ سَبِيلًا ﴿٨٨﴾ وَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ كَمَا كَفَرُوا فَتَكُونُونَ

حالانکہ خدا نے جسکو گمراہی میں چھوڑ دیا ہے اسکے لئے تم میں سے کوئی شخص راستہ نکال ہی نہیں سکتا ان لوگوں کی خواہش تو یہ

سَوَاءً فَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ أَوْلِيَاءَ حَتَّىٰ يُهَاجِرُوا فِي

ہے کہ جس طرح وہ کافر ہو گئے تم بھی کافر ہو جاؤ تاکہ تم انکے برابر ہو جاؤ پس جبتک وہ خدا کی راہ میں ہجرت نہ کریں

سَبِيلِ اللَّهِ ۚ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ

تم ان میں سے کسی کو دوست نہ بناؤ پھر اگر وہ اس سے بھی منہ موڑیں تو انہیں گرفتار کرو اور جہاں پاؤ

وَجَدْتُمُوهُمْ ۖ وَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿٨٩﴾

ان کو قتل کر دو اور ان میں سے کسی کو نہ اپنا دوست بناؤ نہ مددگار مگر جو

إِلَّا الَّذِينَ يَصِلُونَ إِلَىٰ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ

لوگ کسی ایسی قوم سے جا ملے ہوں کہ تم میں اور انمیں (صلح کا) عہد و پیمان ہو چکا

أَوْ جَاءُوكُمْ حَصِرَتْ صُدُورُهُمْ أَنْ يُقَاتِلُوكُمْ

ہے یا تم سے جنگ کرنے یا اپنی قوم کیساتھ لڑنے سے دل تنگ ہو کر تمھارے

احاشیہ صفحہ گذشتہ) اور جواب اس طرح دیے کہ وہ تمنے اور بُت پرست شراب کے دستر خوان پر بیٹھنے والے شطرنج و چوسر کھیلنے والے سے کھیلنے کے وقت ہمبستر ہونے اور شوہر دار عورتوں پر تہمت کرنے والے، شاعر، سود خوار علانیہ بدکاری کرنے والے اور نمازی کو وقت نماز سلام نہ کرنا چاہیئے مقیم کے واسطے سلام کا بقیہ مصافحہ ہے اور مسافر کے واسطے معانقہ اور بلبگیری (حاشیہ صفحہ ھذا)

[1] کچھ لوگ مکہ سے مدینہ چلنے کو مسلمان ظاہر کرکے جا رہے تھے راستے میں خدا جانے انھیں کیا سوجھی کہ پھر مکہ کو واپس آئے اور اپنے شرک و کفر کا اعلان کرکے یمامہ چلے گئے۔ اب کچھ مسلمانوں کو ان سے جنگ کرنے میں تامل ہوا تو یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

اَوْ يُقَاتِلُوْا قَوْمَهُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ

پاس آئے ہوں (تو انہیں آزار نہ پہنچاؤ) اور اگر خدا چاہتا تو ان کو تم پر غلبہ دیتا تو وہ تم سے ضرور لڑ پڑتے

فَلَقٰتَلُوْكُمْ ۚ فَاِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ وَاَلْقَوْا

پس اگر وہ تم سے کنارہ کشی کریں اور تم سے نہ لڑیں اور تمہارے پاس صلح کا پیغام دیں تو پھر

اِلَيْكُمُ السَّلَمَ ۙ فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيْلًا ۝۹۰

تمہارے لیے ان لوگوں پر (آزار پہنچانے کی) خدا نے کوئی سبیل نہیں[۱] نکالی عنقریب تم

سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ وَيَاْمَنُوْا

کچھ ایسے اور لوگوں کو بھی پاؤ گے جو یہ چاہتے ہیں کہ تم سے بھی امن میں رہیں[۱] اور اپنی قوم

قَوْمَهُمْ ؕ كُلَّمَا رُدُّوْٓا اِلَى الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِيْهَا ۚ فَاِنْ

سے بھی امن میں رہیں (مگر) جب کبھی جھگڑے کی طرف بلائے گئے تو اسمیں اوندھے منہ کے بھل گر پڑے

لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ وَيُلْقُوْٓا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ

پس اگر وہ تم سے نہ کنارہ کشی کریں اور نہ تمہیں صلح کا پیغام دیں اور نہ لڑائی سے اپنے ہاتھ روکیں پس

فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ ؕ وَ

ان کو پکڑو اور جہاں پاؤ ان کو قتل کرو اور

اُولٰٓئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۝۹۱ وَمَا كَانَ ع

یہی وہ لوگ ہیں جن پر ہم نے تمہیں صریحی غلبہ عطا فرمایا اور کسی ایماندار کو یہ

لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا ۚ وَمَنْ

جائز نہیں کہ کسی مومن کو جان سے مار ڈالے مگر دھوکے سے[۲] (قتل کیا ہو تو دوسری بات ہے)

قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ

اور جو شخص کسی مومن کو دھوکے سے (بھی) مار ڈالے تو (اسپر ایک ایماندار غلام کا آزاد کرنا اور مقتول کے قرابتداروں

مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ؕ فَاِنْ كَانَ

کو خوں بہا[۳] دینا (لازم) ہے مگر جب وہ لوگ معاف کردیں پھر اگر مقتول اُن لوگوں میں

[۱] یعنی لڑنے کا حکم ہے کہ حضرت رسول کو یہ ہدایت کی گئی تھی کہ جو تم سے لڑے اس سے تم بھی لڑو اور جو تم سے نہ لڑے تم بھی اس سے مت لڑو مگر سورۂ برأت کے نازل ہونے سے یہ حکم منسوخ ہو گیا اور تمام مشرکین سے جہاد کا حکم ہوا جس نے حضرت سے بروز فتح مکہ عہد و پیمان کر لیا تھا وہ مستثنیٰ تھے۔ [۲] یہ آیت عیینہ بن حصین الفزاری کے بارے میں نازل ہوئی جب انکے شہر میں خشک سالی کی وجہ سے قحط ہوا تو حضرت رسول کے پاس آکر مصالحہ کیا اور نخلستان میں رہنے لگا حالانکہ وہ ملعون منافق تھا اور حضرت کا نام محض مطاع رکھا تھا۔ [۳] عیاش بن ربیعہ ہجرت سے قبل ہی مسلمان ہو گیا تھا مگر مارے خوف کے اپنے عزیزوں سے ظاہر نہ کرتا تھا ایک دن رات کو موقع پاکر مدینہ کو چلتا ہوا اس کی ماں اس کے فراق سے نالہ و زاری میں پریشان ہوئی ابوجہل اور حارث دونوں عیاش کے مادری بھائی تھے ماں کی بیقراری دیکھ کر عیاش کے پیچھے چلے اور آخر مدینہ کے قریب اس کو جاکر حیلہ و فریب دے کر واپس لے آئے اور مکہ میں پہونچتے ہی اسکے ہاتھ پاؤں باندھ کر دھوپ میں ڈالدیا تاکہ کسی طرح اسلام سے باز آئے اسی اثنا میں حارث نے اس سے کہا کہ تو اب بھی اسلام کو سلام کر کیوں اپنے اوپر یہ رنج و تکلیف مول لیتا ہے۔ غرض عیاش نے مجبور ہو کر جو ان لوگوں نے کہا کہدیا اب حارث نے پھر اسکو ملامت شروع کی کہ اگر تو سچے دین پر تھا تو تو نے حق کو ترک کیا اور اگر وہ باطل تھا تو تو نے باطل اختیار ہی کیوں کیا تھا یہ سنکر عیاش کو غصہ آیا اور قسم کھا بیٹھا کہ جب قابو پاؤں گا تجھے قتل کرونگا کچھ عرصے بعد عیاش نے ہجرت کی اور مسلمان ہو گیا اسکے تھوڑے ہی دنوں کے بعد حارث بھی مدینہ میں آیا اور مشرف باسلام ہوا مگر عیاش اس وقت موجود نہ تھا ایک روز عیاش نے حارث کو تنہا پایا اور اپنی قسم پوری

(باقی بر صفحہ ۱۴۶)

مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ

سے ہو وہ جو تمہارے دشمن (کافر حربی) ہیں اور خود قاتل مومن ہے تو (صرف) ایک مسلمان غلام

مُّؤْمِنَةٍ ؕ وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ

کا آزاد کرنا اور اگر مقتول ان کافر لوگوں میں کا ہو جن سے تم سے عہد و پیمان ہو چکا ہے

مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ

تو (قاتل پر) وارثان مقتول کو خوں بہا دینا اور ایک بندۂ مومن کا آزاد کرنا

مُّؤْمِنَةٍ ؕ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ۙ

(واجب) ہے پھر جو شخص (غلام آزاد کرنے کو) نہ پائے تو اس کا کفارہ خدا کی طرف سے

تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۹۲﴾ وَ

لگاتار دو مہینے کے روزے ہیں اور خدا خوب واقفکار (اور) حکمت والا ہے اور

مَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ

جو شخص کسی مومن کو جان بوجھ کے مار ڈالے (تو غلام کی آزادی وغیرہ اس کا کفارہ

خَالِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ

نہیں بلکہ اسکی سزا دوزخ ہے اور ہمیشہ اسمیں رہے گا اسپر خدا نے (اپنا) غضب (ڈھایا ہے اور اسپر

لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ﴿۹۳﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا

لعنت کی ہے اور اسکے لئے بڑا سخت عذاب تیار کر رکھا ہے اے ایماندارو جب تم خدا کی راہ میں جہاد کرنے

ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ

سفر کرو تو (کسی کے قتل کرنے میں جلدی نہ کرو بلکہ اچھی طرح جانچ لیا کرو اور جو شخص (اظہار اسلام کی غرض سے)

اَلْقٰٓى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ۚ تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ

تمہیں سلام کرے تو تم (بے سوچے سمجھے) نہ کہدیا کرو کہ تو ایماندار نہیں (تم جو اسے قتل کرتے ہو) اس سے تو ظاہر ہوتا ہے کہ تم (فقط)

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۡ فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ ؕ كَذٰلِكَ

دنیاوی اثاثہ کی تمنا رکھتے ہو (کہ اسی بہانہ قتل کر کے لوٹ لاؤ) یہ نہیں سمجھتے کہ اگر یہی ہے تو خدا کے ہاں بہت سی

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) کر نیکی غرض سے اسے مار ڈالا جب مسلمانوں نے اس کو ملامت کی کہ تو نے ناحق ایک مسلمان کو مار ڈالا تب وہ پشیمان ہو کر حضرت رسول ؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ جسے مسلمان ہونیکا حال معلوم نہ تھا اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

۱۲ خونبہا کی چھ چیزیں ہیں اور انمیں سے جو ممکن ہو ادا کرے تیس برس سے زیادہ کے تو اونٹ یا پانچ برس کی دو سو گائیں یا بیل، کم سے کم سے کم دو جوڑے کپڑے کے دو سو جوڑے ہزار بکریاں یا بکرے

۱۳ ایک ایک مثقال کی ہزار سکہ دار اشرفیاں دس ہزار چاندی کے درہم جسکے تیرہ سو چار روپیہ چھ آنے انگریزی روپیہ ۱۱ ماشے کے ہوتے ہیں۔ ۱۲ (حاشیہ صفحہ ہذا)

۱۴ اس آیت کے نازل ہونیکا سبب یہ ہے کہ مقیس بن صبابہ نے اپنے بھائی ہشام کو بنی النجار میں قتل کیا ہوا پایا اور حضرت کو خبر دی آپنے زبیر نہری کو اسکے ساتھ کر کے بنی النجار کے پاس بھیجا کہ تو اسکا قاتل ہمیں دیدے کہ قصاص لیا جائے یا اسکا خونبہا شریعت کے موافق دیدے، بنی النجار نے کہا کہ قاتل کی تو ہمیں خبر نہیں کہ کون ہے مگر ہاں ہمیں خونبہا دینے میں عذر نہیں غرض ان لوگوں نے اسی وقت سو اونٹ مقیس کو خونبہا میں دیدیئے اور یہ اونٹوں کو لیتے ہوئے زبیر کے ساتھ مدینہ واپس چلا، شہر کے قریب پہنچکر شیطان نے اسکے کان میں پھونکا کہ لوگ تجھ پر طعنہ زنی کرینگے کہ اپنے بھائی کا خونبہا لیکر چلا آیا اور اسکے قاتل کو قتل نہ کیا یہ خیال آتے ہی اسے زبیر کے قتل کی فکر ہوئی اور آخر اسے غافل پاکر ایک بڑا پتھر اسکے سر پر مارا کہ وہ بیچارہ وہیں جہنم ہوا اور خود ایک اونٹ پر سوار ہو کر مکہ پہنچا اور باقی اونٹوں کو ادھر اُدھر ہنکا دیا اور مکہ میں جا کر مرتد ہو گیا، جب حضرت رسول کو یہ خبر پہنچی، آپنے فرمایا "واللہ میں ہرگز اسکو امان نہ دونگا نہ حرم میں نہ غیر حرم میں اور آخر فتح مکہ کے روز قتل ہو کر واصل جہنم ہوا ۱۲ (باقی صفحہ ۱۴۷ پر)

كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ

غنیمتیں ہیں (مسلمانو! پہلے تم خود بھی تو ایسے ہی تھے پھر خدا نے تم پر احسان کیا کہ بے کھٹکے مسلمان ہو گئے غرض خوب

كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۹۴﴾ لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ

چھان بین کر لیا کرو بیشک خدا تمہارے ہر کام سے خبردار ہے ﴿۹۴﴾ معذور لوگوں کے سوا (جہاد سے منہ چھپا کے) گھر میں بیٹھنے والے

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ

اور خدا کی راہ میں اپنے مال و جان سے جہاد کرنے والے

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ فَضَّلَ اللّٰهُ

ہر گز برابر نہیں ہو سکتے (بلکہ) اپنے جان و مال سے جہاد کرنیوالوں کو

الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ

گھر بیٹھ رہنے والوں پر خدا نے درجہ کے اعتبار سے بڑی فضیلت دی ہے (اگرچہ

دَرَجَةً ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَفَضَّلَ اللّٰهُ

خدا نے سب ایمانداروں سے (خواہ جہاد کریں یا نہ کریں) بھلائی کا وعدہ کر لیا ہے مگر غازیوں کو خانہ نشینوں پر

الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۹۵﴾ دَرَجٰتٍ

عظیم ثواب کے اعتبار سے خدا نے بڑی فضیلت دی ہے۔ (یعنی انہیں) اپنی طرف سے بڑے بڑے

مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۹۶﴾

درجے اور بخشش اور رحمت (عطا فرمائیگا) اور خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ

بیشک ۱۲ جن لوگوں کی قبض روح فرشتوں نے اس وقت کی ہے کہ (دار الحرب میں پڑے

قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ ؕ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي

اپنی جانوں پر ظلم کر رہے تھے تو فرشتے قبض روح کے بعد حیرت سے کہتے ہیں تم کس حالت (غفلت) میں

الْاَرْضِ ؕ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا

تھے تو وہ (معذرت کے لہجہ میں) کہتے ہیں کہ ہم تو روئے زمین میں بیکس تھے تو فرشتے کہتے ہیں کہ خدا کی (ایسی بھی چوڑی

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ)

۱۱ ایکدفعہ حضرت رسول نے چند مسلمانوں کو کسی قبیلہ سے لڑنے کے واسطے روانہ کیا جونہی اُن لوگوں کو یہ خبر ہوئی سب کے سب بھاگ کھڑے ہوئے ان میں سے ایک شخص مرداس نام مسلمان تھا اور مال اسباب سمیت پہاڑ پر چڑھ گیا تھا، جب اہل اسلام کا لشکر اس جگہ پہنچا اور انکی تکبیر کی آوازیں بلند ہوئیں تو مرداس مطمئن ہو کر نیچے اتر آیا اور سلام علیکم کے بعد کلمہ شہادت زبان پر لایا اسامہ بن زید بن حارثہ نے اسکے کہنے کا اعتبار نہ کیا اور اس مومن کو کافر سمجھ کر مار ڈالا اور اس کا مال و اسباب لوٹ لیا جب حضرت کو یہ خبر پہنچی تو آپ بہت غمگین ہوئے فرمایا اسامہ تو نے بڑا غضب کیا کہ جو خدا کی وحدانیت کا مقر تھا اُسے تو نے قتل کیا اسامہ پشیمان ہو کر کہنے لگا یا حضرت میں سمجھا کہ وہ جان کے خوف سے کلمہ کہتا ہے آپ نے فرمایا کیا تو نے اس کا دل چیر کر دیکھا تھا کہ وہ سچ کہتا ہے یا جھوٹ اسکے بعد یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

(حاشیہ صفحہ ہذا)

۱۲ جنگ تبوک کے وقت کعب بن مالک، ہلال بن امیہ وغیرہ جان چرا کر گھر میں بیٹھ رہے اور جہاد میں جانے سے جی چھوڑ بیٹھے مگر عبداللہ ابن مکتوم نے اپنی نابینائی کا عذر کیا اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲-۱۲-۱۲

۱۲ قیس بن فاکہ اور قیس بن ولید بظاہر اپنے کو مسلمان کہتے تھے مگر باوجود قدرت مکہ سے ہجرت نہ کی جب جنگ بدر میں کفار قریش حضرت رسول سے لڑنے آئے تو یہ لوگ بھی کفار کے ساتھ تھے آخر یہ لوگ بھی مسلمانوں کے ہاتھ سے مارے گئے انہی کے بارے میں خدا نے یہ آیت نازل کی

۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

فِيهَا ۚ فَأُولَٰئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ﴿٩٧﴾

زمین میں اتنی بھی گنجائش نہ تھی کہ تم (کہیں) ہجرت کر کے چلے جاتے پس ایسے لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ

إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ

بُرا ٹھکانہ ہے، مگر جو مرد اور عورتیں اور بچے اس قدر بے بس ہیں ۱؎ کہ نہ تو (دارالحرب سے نکلنے کی)

لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَلَا يَهْتَدُونَ

کوئی تدبیر کر سکتے ہیں نہ ان کو اپنی رہائی کی کوئی راہ دکھائی

سَبِيلًا ﴿٩٨﴾ فَأُولَٰئِكَ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَعْفُوَ عَنْهُمْ ۚ

دیتی ہے تو اُمید ہے کہ خدا ایسے لوگوں سے درگزر کرے

وَكَانَ اللَّهُ عَفُوًّا غَفُورًا ﴿٩٩﴾ وَمَنْ يُهَاجِرْ فِي

اور خدا تو بڑا معاف کرنیوالا بخشنے والا ہے اور جو شخص خدا کی راہ میں ہجرت

سَبِيلِ اللَّهِ يَجِدْ فِي الْأَرْضِ مُرَاغَمًا كَثِيرًا

کریگا تو وہ روئے زمین میں بافراغت (چین سے رہنے سہنے کے) بہت سے

وَسَعَةً ۚ وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى

کشادہ مقام پائیگا، اور جو شخص اپنے گھر سے جلاوطن ہو کے خدا اور اسکے رسولؐ

اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ

کی طرف نکل کھڑا ہوا پھر اسے (منزل مقصود تک پہنچنے سے پہلے) موت آجائے

أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ﴿١٠٠﴾ وَ

تو خدا پر اس کا ثواب لازم ہو گیا اور خدا تو بڑا بخشنے والا ہی ہے (مسلمانو)

إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ

جب تم روئے زمین پر سفر کرو اور تم کو اس امر کا خوف ہو کہ کفار (اثنائے نماز

أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ ۖ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ

میں) تم سے فساد برپا کریں گے تو اس میں تمہارے واسطے کچھ مضائقہ نہیں

مستضعفین کا تذکرہ

۱؎ مستضعفین (بیکس) سے وہ مرد اور عورتیں مراد ہیں جو نہ کفر کی باتیں کسی حیلے سے چھوڑ سکتے ہیں اور نہ ایمان کی طرف راہ پاتے ہیں، چنانچہ منقول ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی اور اس کی خبر جندب کو جو مکہ میں رہتا تھا معلوم ہوئی اور وہ ان دنوں بیمار تھا تو کہنے لگا واللہ میں ان لوگوں میں نہیں ہوں جن کو خدا نے ہجرت سے مستثنیٰ کیا ہے کیونکہ میں کچھ سکت بھی رکھتا ہوں اور مدینہ کا راستہ بھی جانتا ہوں اپنے بیٹوں سے بولا واللہ میں رات بسر نہ کرونگا یہاں تک کہ اس سے باہر نکل جاؤں، کیونکہ مجھے ڈر معلوم ہوتا ہے کہ میں مبادا مکہ ہی میں مر جاؤں تم لوگ مجھے تختہ پر اٹھا کر لیچلو غرض وہ اس طرح لد پھند کر روانہ ہوا اور منزل تنعیم پر پہنچا تھا کہ مر گیا اور بہشت میں داخل ہوا اسی کی شان میں بعد والی آیت نازل ہوئی ۱۲-۱۳

نماز خوف و قصر کا ذکر

يَفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ اِنَّ الْكٰفِرِيْنَ كَانُوْا لَكُمْ

کہ نماز میں سے کچھ کم کر دیا کرو لہ بے شک کفار تو تمہارے کھلم کھلا دشمن ہیں اور

عَدُوًّا مُّبِيْنًا ۝۱۰۱ وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ

(اے رسول) جب تم مسلمانوں میں موجود ہو اور (لڑائی ہو رہی ہو کہ) تم انکو نماز

الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَاۗىِٕفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْٓا

پڑھانے لگو تو (دو گروہ کر کے ایک کو لڑائی کیواسطے چھوڑ دو اور) انمیں سے ایک جماعت تمہارے ساتھ

اَسْلِحَتَهُمْ ۣ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَاۗىِٕكُمْ ۠

نماز پڑھے اور اپنے حربے ہتھیار اپنے ساتھ لئے رہے پھر جب (پہلی رکعت کے) سجدے کر کے دوسری رکعت

وَلْتَاْتِ طَاۗىِٕفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ

جلدی فرادی پڑھ لیں تو تمہارے پیچھے پشت پناہ بنیں اور دوسری جماعت جو (لڑ رہی تھی اور ابتک نماز

وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ ۭ وَدَّ الَّذِيْنَ

نہیں پڑھنے پائی ہے آئے اور تمہاری دوسری رکعت میں) تمہارے ساتھ نماز پڑھنے اور اپنی حفاظت کی چیزیں اور

كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ

ہتھیار (نماز میں ساتھ) لیے ہیں کفار تو یہ چاہتے ہی ہیں کہ کاش اپنے ہتھیاروں اور اپنے ساز و سامان سے ذرا سی

فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً ۭ وَلَا جُنَاحَ

غفلت کرو تو اکبارگی سب کے سب تم پر ٹوٹ پڑیں ہاں البتہ اس میں کچھ مضائقہ نہیں کہ

عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ

(اتفاقاً) تم کو بارش کے سبب سے) کچھ تکلیف پہنچے یا تم بیمار ہو تو اپنے ہتھیار (نماز

مَّرْضٰٓى اَنْ تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَكُمْ ۚ وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ ۭ

میں) اتار کے رکھدو اور اپنی حفاظت کرتے رہو اور خدا نے

اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝۱۰۲ فَاِذَا

تو کافروں کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے، پھر جب تم

لہ کچھ کم کر دینے کا مطلب یہ ہے کہ چوکیتی نمازوں میں سے دو رکعت کم کر دو یہ بھی یاد رکھنے کی بات ہے کہ جس طرح خوف کی حالت میں نماز قصر ہوتی ہے فقط سفر میں بھی قصر کرنا ضروری ہے حتی کہ اگر کوئی شخص شرعی سفر میں جان بوجھکر پوری نماز پڑھے گا تو اس کی نماز باطل ہوگی اسکی تفصیل دیکھو کتب فقہیہ میں ۱۲

لہ حدیبیہ کے ارادے سے حضرت رسول مقبول صلعم اسلام ساتھ لیکر مکہ کی طرف چلے ہیں اُدھر کفار قریش کو خبر ہوئی اور خالد بن ولید کو دو سو سواروں کے ساتھ آپ کے روکنے کے واسطے روانہ کر دیا، اثنائے راہ میں پہاڑوں پر دونوں میں مٹھ بھیڑ ہوئی اتنے میں نماز ظہر کا وقت آیا اور آپ نے بلال سے اذان دلوائی اور سب کے ساتھ نماز پڑھی، خالد یہ دیکھ کر اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا ہم لوگوں سے بڑی غلطی ہوئی اگر ہم ان پر نماز کی حالت میں حملہ کر دیتے تو سب کو مار لیتے کیونکہ یہ لوگ اپنی نماز کو قطع نہ کرتے خیر اسکے بعد کے موقع کو ہاتھ سے نہ دینا چاہیئے اور وہ نماز جو اب یہ لوگ پڑھیں گے انکے نزدیک بہت عزیز ہے یہاں تو یہ منصوبے باندھے جا رہے تھے اُدھر خدا نے حضرت جبرئیل کی معرفت انکی باتوں سے اپنے رسول کو اطلاع کر دی اور اس طرح نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا یہ دیکھ کر کفار اپنا سا منہ لے کر رہ گئے ۔ ۱۲-۱۲

باجماعت نماز خوف کی ترکیب

قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّ

نماز ادا کر چکو تو اٹھتے بیٹھتے لیٹتے (غرض ہر حال میں) خدا کو یاد کرو پھر

عَلٰى جُنُوْبِكُمْ ۚ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ

جب تم (دشمنوں سے) مطمئن ہو جاؤ تو (اپنے معمول کے موافق) نماز

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ﴿۱۰۳﴾

پڑھا کرو کیونکہ نماز تو ایمانداروں پر وقت معین کرکے فرض کی گئی ہے، اور

وَلَا تَهِنُوْا فِي ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ ۭ اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ

(مسلمانو) دشمنوں کے پیچھا کرنے میں سستی[1] نہ کرو) اگر لڑائی میں تم کو تکلیف پہنچتی ہے تو

فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ ۚ وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ

جیسی تم کو تکلیف پہنچتی ہے ان کو بھی ویسی ہی اذیت ہوتی ہے اور (تم کو یہ بھی تقویت

مَا لَا يَرْجُوْنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۰۴﴾ اِنَّآ

ہے کہ) تم خدا سے وہ اُمیدیں رکھتے ہو جو انکو نصیب نہیں اور خدا تو (سب سے) واقفکار اور حکمت والا ہے اے رسول

اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ

ہم نے تم پر برحق کتاب اسلئے نازل کی ہے کہ جس طرح خدا نے تمہاری ہدایت کی ہے

بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ ۭ وَلَا تَكُنْ لِّلْخَاۗىِٕنِيْنَ خَصِيْمًا ﴿۱۰۵﴾ وَّ

اسی طرح لوگوں کے درمیان فیصلہ[2] کرو اور خیانت کرنیوالوں کے طرفدار نہ بنو اور

اسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۰۶﴾

(اپنی اُمت کیلئے) خدا سے مغفرت کی دُعا مانگو بیشک خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے

وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۭ

اور (اے رسول) تم ان بدمعاشوں کی طرف ہوکر (لوگوں سے) نہ لڑو جو اپنے ہی (لوگوں

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا ﴿۱۰۷﴾

سے) دغابازی کرتے ہیں۔ بیشک خدا ایسے شخص کو دوست نہیں رکھتا جو دغاباز گنہگار ہو

[1] یہ جنگ احد کے بعد کا قصہ ہے اسکی تفصیل پہلے مذکور ہو چکی ہے دیکھو صفحہ ۱۱۳۔

[2] انصار بنو بیرق میں سے تین بھائی بشیر، مبشر، بشر منافق تھے ان تینوں نے قتادہ کے چچا کے مکان میں نقب لگائی اور اسکے کھانے کی چیزیں زرہ اور تلوار چرا لے گئے اور ایک یہودی کے گھر چھپا کے رکھ آئے قضا کار ایک دیندار لبید بن سہل بھی انکا ذمہ دار تھا قتادہ نے ان سب کی حضرت رسولؐ سے شکایت کی، بشیر وغیرہ نے سارا الزام لبید کے سر تھوپا اور اصلی چور اسی کو بنایا جب لبید کو یہ خبر معلوم ہوئی تو وہ ننگی تلوار لیتے ہوئے غصہ میں گھر سے نکلا اور کہنے لگا بنو بیرق چوری کرو تم لوگ اور نام لگاؤ میرا حالانکہ تم لوگ پکے منافق ہو کہ خود رسول اللہ کی ہجو کیا کرتے ہو اور قریش کی طرف منسوب کرتے ہو، اگر میں نے چوری کی ہے تو ثابت کرو، ورنہ اسی تلوار سے سر اڑا دونگا جب لبید نے یہ کھری کھری سنائی تو یہ لوگ اس سے چوب گئے اور صلح کرلی، اور الزام سے بری کردیا اسکے بعد اُن لوگوں نے ایک اور چال کی یہ لوگ اسید بن عروہ کے پاس پہنچے جو اُن کا ہم قبیلہ اور بڑا لسان اور کلہ دار تھا اسکو حضرت رسولؐ کے پاس اپنا وکیل بنا کر بھیجا اس نے آپ سے عرض کی کہ قتادہ نے ایک بڑا ہنگامہ کر رکھا ہے کہ ایسے عالی خاندان لوگوں پر چوری کا الزام لگاتا ہے یہ سنکر آپکو سخت رنج ہوا اور قتادہ کو بلا کر کچھ زبانی تنبیہ فرمائی قتادہ کو اپنے جھوٹے بننے اور حضرت کے غصہ ہونے کا کمال صدمہ ہوا اسکے پچھانے اُسکی فہمائش کی اور تسلی دی کہ خدا ہمارا مددگار ہے اس وقت یہ آیتیں نازل ہوئیں اور اُن لوگوں کی چوری کا بھانڈا پھوٹا، اور قتادہ کی تشفی ہوئی۔ ۱۲-۱۲-۱۲

يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَ لَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ

لوگوں سے تو (اپنی شرارت) چھپاتے ہیں اور خدا سے نہیں چھپاتے ہیں حالانکہ

اللّٰهِ وَ هُوَ مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى مِنَ

وہ تو اس وقت بھی اُنکے ساتھ ساتھ ہے جب وہ لوگ راتوں کو (بیٹھ کر) اُن باتوں کے مشورے

الْقَوْلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ۝۱۰۸ هٰۤاَنْتُمْ

کرتے ہیں جن سے خدا راضی نہیں اور خدا تو انکی سب کرتوتوں کو (علم کے احاطہ میں) گھیرے ہوئے ہے (مسلمانو)

هٰۤؤُلَآءِ جٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۫ فَمَنْ

خبردار ہو جاؤ بھلا دُنیا کی (ذرا سی) زندگی میں تو تم انکی طرف سے جھگڑنے کھڑے ہو گئے (مگر یہ تو بتاؤ) پھر قیامت

يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ

کے دن ان کا طرفدار بنکر خدا سے کون لڑے گا یا کون ان کا وکیل ہوگا

وَكِيْلًا ۝۱۰۹ وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ

اور جو شخص کوئی بُرا کام کرے یا (کسی طرح) اپنے نفس پر ظلم کرے اسکے بعد

يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝۱۱۰ وَ

خدا سے اپنی مغفرت کی دُعا مانگے تو خدا کو بڑا بخشنے والا مہربان پائیگا، اور

مَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ ؕ وَ

جو شخص کوئی گناہ کرتا ہے تو اسکا کچھ اپنا ہی نقصان کرتا ہے اور

كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝۱۱۱ وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓئَةً

خدا تو (ہر چیز سے) واقف (اور) بڑی تدبیر والا ہے اور جو شخص کوئی خطا یا گناہ کرے

اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓـًٔا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّ

پھر اسے کسی بے قصور کے سر تھوپے تو اس نے ایک بڑے افترا اور صریحی گناہ

اِثْمًا مُّبِيْنًا ۝۱۱۲ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ ع ۱۵

کو اپنے اوپر لاد لیا اور (اے رسول) اگر تم پر خدا کا فضل (و کرم) اور اس کی مہربانی

وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآىِٕفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ ؕ وَ

نہ ہوتی تو اُن (بدمعاشوں) میں سے ایک گروہ ؎۱ تمکو گمراہ کرنے کا ضرور قصد کرتا حالانکہ وہ

مَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ

لوگ بس آپ اپنے کو گمراہ کر رہے ہیں اور یہ لوگ تمھیں کچھ بھی ضرر نہیں پہنچا

شَيْءٍ ؕ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَ

سکتے اور خدا ہی نے تو (مہربانی کی کہ) تم پر اپنی کتاب اور حکمت نازل کی اور جو

عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ

باتیں تم نہ جانتے تھے تمھیں سکھا دیں اور تم پر تو خدا کا بڑا فضل ہے (اے رسول)

عَظِيْمًا ۝۱۱۳ لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ

ان کے راز کی ؎۲ باتوں سے اکثر میں بھلائی (کا تو نام تک) نہیں، مگر (ہاں) جو شخص

بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۭ بَيْنَ النَّاسِ ؕ

کسی کو صدقہ دینے یا اچھے کام کرنے یا لوگوں کے درمیان میں ملاپ کرانے کا حکم دے

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ

تو (البتہ ایک بات ہے) اور جو شخص (محض) خدا کی خوشنودی کی خواہش میں ایسے کام کریگا

نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝۱۱۴ وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ

تو ہم عنقریب ہی اسے بڑا اچھا بدلہ عطا فرمائینگے اور جو شخص ؎۳ راہ راست کے ظاہر ہونے کے بعد

مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ

رسول سے سرکشی کرے اور مومنین کے طریقہ کے سوا کسی اور راہ

سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ

پر چلے تو جدھر وہ پھر گیا ہے ہم بھی اُدھر ہی پھیر دینگے اور

جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۝۱۱۵ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ

(آخر) اسے جہنم میں جھونک دینگے اور وہ تو بہت ہی بُرا ٹھکانا ہے خدا بیشک اسکو تو نہیں بخشتا

؎۱ اس اشارہ اسید بن عروہ کی طرف ہے کہ بنو بیرق کی طرف سے وکیل بنکر قتادہ کے خلاف آپکے پاس بحث کرنے کو آیا تھا اور آخر اسکی حضرت سے قتادہ پر کچھ خفگی کرا ہی دی۔

؎۲ یہ بھی اسی قصہ کے متعلق ہے اور اس مشورہ کا ذکر ہے جو ان چوروں نے اپنی برأت اور قتادہ کے جھوٹا بنانے کے لئے کیا تھا۔ ۱۲

؎۳ بعض روایت سے معلوم ہوتا تھا کہ جو قصہ بنو بیرق بشیر وغیرہ کی چوری کا بیان ہوا ہے وہ حقیقۃً [illegible] منافق کی کارستانی تھی اور جب اسے معلوم ہوا کہ اب ہاتھ کٹنے کی تیاری ہے تو مدینہ سے بھاگ کر مکہ پہنچا اور مُرتد ہو گیا۔ چند دن کے بعد اپنی عادت کے موافق ایک شخص کے گھر میں نقب لگائی مگر دیوار اس پر گر پڑی اور خود دب گیا صبح لوگوں نے جب مٹی ہٹائی تو یہ ابھی کی عمر دراز زندہ موجود تھا لوگوں نے چاہا کہ اسے مار ڈالیں مگر ایک شخص نے سفارش کی کہ یہ ہم لوگوں میں پناہ لیکر آیا تھا اس کا مارنا مناسب نہیں تب لوگوں نے چھوڑ دیا مگر مکہ سے شہر بدر کر دیا۔ آخر اسی تاجروں کے ساتھ شام کا رُخ کیا۔ ایک منزل میں اُن لوگوں کو غافل پاکر کچھ مال چرایا اور وہاں سے چلدیا مگر گرفتار ہوا اور مار ڈالا گیا اسی کے بارے میں خدا نے یہ آیت نازل کی۔ ۱۲

ع ۱۵ ۳ ۱۲

يُشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَ

کہ اس کا کوئی اور شریک بنایا جائے ہاں اس کے سوا جو گناہ ہو جسکو چاہے بخشدے اور

مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ﴿۱۱۶﴾

(معاذ اللہ) جس نے کسی کو خدا کا شریک بنایا وہ تو بس بھٹک کے بہت دُور جا پڑا)

اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اِنٰثًا ۚ وَاِنْ يَّدْعُوْنَ

یہ مشرکین خدا کو چھوڑ کر بس عورتوں[1] ہی کی پرستش کرتے ہیں (یعنے بتونکو جو انکے خیال میں عورتیں

اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ﴿۱۱۷﴾ لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ

ہیں) اور (درحقیقت) یہ لوگ سرکش شیطان کی پرستش کرتے ہیں جسپر خدا نے لعنت کی ہے اور جس نے (ابتدا ہی میں)

مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ﴿۱۱۸﴾ ۙ وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ

کہا تھا کہ (خداوندا) میں تیرے بندوں میں سے کچھ خاص لوگونکو (اپنی طرف) ضرور لے لونگا اور پھر انھیں ضرور گمراہ

وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ

کرونگا) اور انھیں (بڑی بڑی) اُمیدیں بھی ضرور دلاؤنگا اور یقیناً انھیں سکھاؤنگا پھر وہ (بتونکے واسطے)

الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ۭ وَ

جانوروں کے کان ضرور چیر پھاڑ کریں گے اور البتہ ان سے کہدونگا بس پھر وہ (میری تعلیم کیموافق) خدا کی

مَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ

بنائی ہوئی صورت کو ضرور[2] بدل ڈالیں گے اور یہ یاد رہے کہ جسنے خدا کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا سرپرست

خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ﴿۱۱۹﴾ ۭ يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ۭ وَ

بنایا تو اُسنے کھلم کھلا سخت گھاٹا اٹھایا شیطان اُنسے اچھے اچھے وعدے کرتا ہے اور بڑی بڑی اُمیدیں بھی

مَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۱۲۰﴾ اُولٰۗىِٕكَ

دلاتا ہے اور شیطان انسے جو کچھ بھی وعدے کرتا ہے وہ بس (ایک) دھوکا (ہی دھوکا) ہے یہی تو وہ لوگ ہیں جن کا

مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۡ وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ﴿۱۲۱﴾

ٹھکانا بس جہنم ہے، اور وہاں سے بھاگنے کی جگہ بھی نہ پائیں گے،

[1] جس طرح ہمارے ملک کے لوگ کالی، ستیلا بھوانی کی پوجا پتری کرتے ہیں اسی طرح عرب کے لوگ بتوں کی لات وعزی منات عورتوں کے نام سے رکھ کر انکی پرستش کرتے تھے بلکہ ہر قبیلے کے لئے ایک جداگانہ بت تھا مگر سب کے نام عورتوں ہی کے سے تھے اور چونکہ یہ سب کالی رخانے حضرت شیطان کے تھے بلکہ خود بھی کبھی کبھی اسکے اندر حلول کر جاتے تھے اس وجہ سے خدا نے انکی پرستش کی نسبت شیطان کی طرف دی ہے چنانچہ

شیطان انسان کو طرح طرح کے دھوکے دیتا ہے

ابتدائے اسلام میں ایک روز کچھ مشرکین ایک بت کے آگے سجدے میں مشغول تھے کہ شیطان نے اس میں حلول کیا اور چند اشعار پڑھے جن کا یہ مطلب تھا کہ کچھ لوگ محمد اور انکے اصحاب یہاں آئے اور اُن لوگوں نے ہم کو عیب لگایا اور ہمارے بزرگوں کے دین کی مذمت کی حالانکہ وہ بڑے بزرگ تھے جوں ہی مشرکوں نے یہ سُنا وجد میں آکر شور و غوغا کرنے لگے کہ محمد کہاں ہیں آئیں اور سُنیں کہ ہمارے معبود اُنھیں کیا کہتے ہیں اسپر بھی انکو صبر نہ آیا اور آپ کو بُلا بھیجا، جب آپ آئے اور سُنا تو سمجھ گئے کہ یہ شیطان کی کارستانی ہے مگر اس سوچ میں تھے کہ اس کا جواب کیونکر دیا جائے کہ ایک دیندار جن نے آکر عرض کی کہ آپ کچھ تردد نہ کریں وہ شیطان جس نے بت کے اندر آکر آواز دی تھی اس کا نام مشعر تھا میں نے اسکو مار ڈالا آپ مشرکوں کے ساتھ تشریف لائیں تاکہ میں انکو معقول جواب دوں دوسرے دن مشرکوں نے قربانیاں کیں اور ایک بڑا مجمع ہوا آپ بھی تشریف لے گئے جونہی وہاں پہنچے سب بت منہ کے بل گر پڑے ان لوگوں نے انکو کھڑا کیا اور بہت سی تعزیفیں کیں اور سجدے کئے اور بولے

(باقی صفحہ ۱۵۴ پر)

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ

اور جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کئے انہیں ہم عنقریب ہی (بہشت کے)

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ

ان ہرے بھرے باغوں میں جا پہنچائیں گے جن کے (درختوں کے نیچے نہریں جاری ہونگی اور یہ

اَبَدًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ

لوگ اسمیں ہمیشہ ابدالآباد تک رہیں گے (یہ ان سے) خدا کا پکا وعدہ ہے اور خدا سے زیادہ (اپنی)

اللّٰهِ قِيْلًا ﴿۱۲۲﴾ لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ

بات میں سچا کون ہوگا نہ تم لوگوں کی آرزو سے (کچھ کام چل سکتا ہے) نہ اہل کتاب کی تمنا سے کچھ

اَهْلِ الْكِتٰبِ ؕ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ وَلَا

حاصل بلکہ جیسا کام ویسا دام جو برا کام کرے گا اس کا بدلہ ۱۲ دیا جائے گا) اور پھر خدا کے

يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۱۲۳﴾

سوا کسی کو نہ تو اپنا سرپرست پائے گا اور نہ مددگار اور جو شخص اچھے

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى

اچھے کام کرے گا (خواہ) مرد ہو یا عورت اور ایماندار (بھی) ہو تو ایسے

وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا

ہی لوگ بہشت میں (بے کھٹکے) جا پہنچیں گے اور ان پر تل بھر بھی ظلم نہ کیا

يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ﴿۱۲۴﴾ وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ

جائے گا اور اس شخص سے دین میں بہتر کون ہوگا جس نے

اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ

خدا کے سامنے اپنا سر تسلیم جھکا دیا اور وہ نیکوکار بھی ہے اور ابراہیم کے طریقہ پر

اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ

چلتا ہے جو باطل سے کترا کے چلتے تھے، اور خدا نے ابراہیم کو تو اپنا خالص ۱۲ دوست بنالیا

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) اے ہمارے معبود تم نے جو کچھ کل کہا تھا آج بھی کہو اسکے بعد ایک بڑے بت سے آواز آئی کہ میں نے مشرکہ کو مار ڈالا جو بڑی بدکار اور گمراہ تھی اسپر ہمارے پیغمبر نے جن پر موسے کے بعد قرآن نازل ہوا ہے لعنت کی ہے جب مشرکین نے یہ سنا تو کہنے لگے محمد ہم کو تو فریب دیتے ہی تھے ہمارے معبودوں کو بھی فریب دینے لگے اور اسدن سے دین اسلام روز بروز ترقی کرنے لگا۔ ۱۲

۱۲ سر پر منت کی چوٹی رکھنا، گودنا گودوانا بھی تغیر خلق اللہ میں داخل ہے

(حاشیہ صفحہ ھذا)

۱۲ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی تو جو اصحاب سچے ایماندار تھے بہت غمگین ہوئے اور حضرت سے عرض کرنے لگے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپکے سوا کسی کے واسطے نجات ہے ہی نہیں کیونکہ آپکے سوا کوئی شخص برائی سے خالی نہیں آپنے فرمایا کیا تم میں سے کوئی شخص بیمار نہیں ہوتا کیا کسی کو کوئی رنج نہیں ہوا کرتا کیا کوئی مبتلا بلا نہیں ہوتا عرض کی کہ ہاں آپنے فرمایا یہی عمل بد کی سزا ہے تب اصحاب کو اطمینان ہوا ۱۲ اسمیں اختلاف ہے کہ حضرت ابراہیم خلیل کیونکر ہوئے ایک روایت میں ہے کہ خدا نے ایک فرشتے کی صورت جو ایک خوبصورت جوان مرد کی صورت میں آیا تھا یہ خطاب فرمایا ایک روایت میں ہے کہ ایک دفعہ آپ مہمانوں کے واسطے اپنے ایک گھوڑے کو دوسرے کے پاس ٹالنے لگے جب انکار کیا تو آپنے شرم کے مارے ہوؤں میں بیت بھر لی خدا نے اسے آٹا بنا دیا اور حضرت سارہ کی زبان سے خدا کی نسبت خلیل کا لفظ نکلا، ایک روایت میں ہے کہ نمرود کی آگ میں پھینکنے کے وقت باوجود خواہش فرشتوں کی مدد نہ لی اور صرف خدا پر بھروسا کئے رہے اس وجہ سے اس خطاب سے سرفراز ہوئے

ایک روایت میں ہے آپنے اولاد کی قربانی دی اپنے کو آگ میں پھکوایا، مال کو مہمانوں کی خاطر داری میں صرف کیا اس وجہ سے یہ خطاب ملا میں کہتا ہوں کہ ان تمام باتوں کو خدا نے پسند کیا اور خاص خطاب سے سرفراز کیا کسی خاص امر کی تخصیص کی ضرورت نہیں واللہ اعلم ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

خَلِيْلًا ﴿۱۲۵﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ

اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (غرض سب کچھ) خدا ہی کا ہے اور خدا ہی

وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا ﴿۱۲۶﴾ ع وَيَسْتَفْتُوْنَكَ

سب چیز کو (اپنی قدرت سے) گھیرے ہوئے ہے (اے رسول) یہ لوگ تم سے (یتیم) لڑکیوں (سے نکاح)

فِي النِّسَآءِ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ ۙ وَمَا يُتْلٰى

کے بارے میں فتوے طلب کرتے ہیں تم (ان سے) کہدو کہ خدا تمھیں ان (سے نکاح کرنے) کی اجازت دیتا ہے اور جو حکم

عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فِيْ يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا

(منا ہی کا) قرآن میں تمھیں (پہلے) سنایا جا چکا ہے وہ حقیقۃً ان یتیم لڑکیوں کے واسطے تھا جنھیں تم

تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ

ان کا معین کیا ہوا حق نہیں دیتے اور چاہتے ہو (کہ یوں ہی) ان سے نکاح کرلو اور ان کمزور

تَنْكِحُوْهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَ

ناتواں بچوں کے بارے میں حکم فرماتا ہے اور (وہ) یہ ہے کہ تم یتیموں کے حقوق

اَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ

کے بارے میں انصاف پر قائم رہو اور (یقین رکھو کہ) جو کچھ تم نیکی کرو

خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا ﴿۱۲۷﴾ وَاِنِ امْرَاَةٌ

گے تو خدا اس سے ضرور واقف کار ہے اور اگر کوئی عورت [1] اپنے شوہر

خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ

کی زیادتی و بے توجہی سے (طلاق کا) خوف رکھتی ہو تو میاں بی بی کے باہم کسی

عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ؕ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ؕ

طرح طاپ کر لینے میں دونوں (میں سے کسی) پر کچھ گناہ نہیں ہے اور صلح تو (بہرحال)

وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ؕ وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا

بہتر ہے اور بخل سے تو قریب قریب ہر طبیعت کے ہم پہلو ہے" اور اگر تم نیکی کرو اور درشت

ع ۱۱

حضرت ابراہیم کو خلیل کا خطاب

[1] خویلد نامی ایک عورت سلمہ بن رافع کی زوجہ تھی، جب وہ بڑھیا ہو گئی تو اسکے شوہر نے اسکو طلاق دیکر دوسری جوان عورت سے نکاح کرنا چاہا، خویلد نے کہا تو مجھے طلاق نہ دے میں اپنی رات کی باری تجھے بخش دیتی ہوں تو جہاں چاہے قیام کر مگر اس شوہر نے قبول نہ کیا تب وہ اسکی شکایت حضرت رسول کے پاس لے گئی اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۱۲۸﴾ وَلَنْ

سے بچے رہو تو خدا تمہارے کام سے خبردار ہے (وہی تم کو اجر دے گا اور اگرچہ تم بہتیرا چاہو (لیکن)

تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ

تم میں اتنی سکت تو ہرگز نہیں ہے کہ اپنی متعدد بیویوں میں (پورا پورا) انصاف[۱] کر سکو (مگر) ایسا

فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ؕ

بھی تو نہ کرو کہ (ایک ہی کیطرف) ہمہ تن اتنا مائل ہو جاؤ کہ (دوسری کو ادھر میں) لٹکی ہوئی[۲] (معلق) چھوڑ دو

وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا

اور اگر باہم میل کر لو اور (زیادتی سے) بچے رہو تو خدا یقینی بڑا بخشنے والا مہربان ہے اور اگر دونوں میاں بی بی

رَّحِيْمًا ﴿۱۲۹﴾ وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ

ایک دوسرے سے (بذریعہ طلاق) جدا ہو جائیں تو خدا اپنے وسیع خزانے سے (فراغتبالی عطا فرما کر)

سَعَتِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيْمًا ﴿۱۳۰﴾ وَلِلّٰهِ

دونوں کو ایک دوسرے سے) بے نیاز کر دیگا اور خدا تو بڑی گنجائش (اور) تدبیر والا ہے اور جو کچھ آسمان

مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا

میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (غرض سب کچھ خدا ہی کا ہے) اور جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب (خدا)

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ

عطا کی گئی ہے ان کو اور تم کو بھی اس کی ہم نے وصیت کی تھی کہ خدا (کی

اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي

نافرمانی) سے ڈرتے رہو اور اگر (کہیں) تم نے کفر اختیار کیا تو (یاد رہے کہ) جو کچھ آسمانوں

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا

میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (غرض سب کچھ) خدا ہی کا ہے (جو چاہے کر سکتا ہے) اور خدا تو (سب سے) بے پروا

حَمِيْدًا ﴿۱۳۱﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ

اور (ہمہ صفت) موصوف ہے اور جو کچھ آسمان میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (غرض سبھی) خاص خدا کا ہے اور خدا تو

[۱] سب بیبیوں کو برابر روٹی کپڑا دینا یا ایک ایک شب باری باری ہر عورت کے پاس سو رہنا مقصود یہی نہیں بلکہ طبیعت کا ہر عورت کیطرف برابر رہنا مقصود ہے مگر چونکہ انصاف قوت بشری سے باہر تھا اسی وجہ سے خدا نے اس سے قطع نظر کر لی اور فرمایا کہ پورا انصاف تو تم نہیں کر سکتے مگر ظاہری باتوں میں تو فرق نہ کرو۔ ۱۲

[۲] یعنے کسی عورت پر ریجھ کے اسکی سوت کو ایسا نہ چھوڑ بیٹھو کہ وہ نہ تو اسے مصرف میں لاؤ اور نہ چھٹکارا دو اور ایسے نہ لوگ تھنگڑے ہو کہ گویا وہ بیاہی نہیں گئی اور اپنے میکے سے اپنی سسرال میں نہیں آئی اسی وجہ سے حضرت رسول جب بیمار ہوتے تھے تو بھی آپ ایک بی بی کے گھر میں نہ رہتے تھے اور حضرت علی کا قاعدہ تھا کہ جس بی بی کی باری ہوتی آپ اسکے غیر کے گھر میں وضو بھی نہ کرتے تھے معاذ بن جبل کی دو بیبیاں دبا سے مر گئیں تو انھوں نے قرعہ ڈالا تھا کہ کس کو پہلے غسل دوں۔ ۱۲

وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۱۳۲﴾ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ اَيُّهَا
کارسازی کے لیے کافی ہے) اے لوگو اگر خدا چاہے تو تمکو (دُنیا کے پردے سے) بالکل
النَّاسُ وَيَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ
اٹھالے اور (تمھارے بدلے) دوسروں کو لا بسائے اور خدا تو اس پر قادر و توانا ہے
قَدِيْرًا ﴿۱۳۳﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ
جو شخص (اپنے اعمال کا) بدلہ دُنیا ہی میں چاہتا ہو تو خدا کے پاس دُنیا اور
ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ﴿۱۳۴﴾ ع
آخرت دونوں کا اجر موجود ہے، اور خدا تو (ہر شخص کی) سُنتا (اور سب کو) دیکھتا
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ
ہے) اے ایمان والو مضبوطی کے ساتھ انصاف [1] پر قائم رہو اور خدا لگتی گواہی دو
شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ
اگرچہ (یہ گواہی) خود تمھارے ماں باپ یا قرابتداروں کے مضر (ہی
وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ
کیوں) نہ ہو خواہ مالدار ہو یا محتاج (کیونکہ) خدا تو (تمھارے بہ نسبت) ان پر زیادہ مہربان
اَوْلٰى بِهِمَا ۫ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰۤى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ
ہے تم تو (حق سے) کترانے میں خواہش نفسانی کی پیروی نہ کرو اور اگر گھما پھرا کے
وَاِنْ تَلْوٗۤا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
گواہی دوگے یا بالکل انکار کرو گے تو (یاد رہے جیسی کرنی ویسی بھرنی کیونکہ)
خَبِيْرًا ﴿۱۳۵﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ
جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے خوب واقف ہے اے ایمان والو خدا اور اُسکے رسولؐ پر اور اس کی کتاب پر جو اس
رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ
نے اپنے رسولؐ (محمدؐ) پر نازل کی ہے اور اس کتاب پر جو اسنے پہلے نازل

[1] اولئے شہادت میں یہ اہتمام اسلئے ہے کہ حق رسی کا دارومدار شہادت ہی پر ہے اور اس کا چھپانا گویا حق کا تلف کرنا ہے اور کسی کے حق کا تلف کرنا سخت گناہ ہے ۱۲

گواہی میں انصاف اور سچ کہو

وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ

کی ایمان لاؤ ، اور (یہ بھی یاد رہے کہ) جو شخص خدا اور اس کے فرشتوں

بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

اور اس کی کتابوں اور اس کے رسُولوں اور روز آخرت کا مُنکر ہوا تو وہ راہ راست

فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝١٣٦ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

سے بھٹک کے بہت دُور جا پڑا بے شک جو لوگ ایمان لائے اسکے

ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا

بعد پھر کافر ہو گئے پھر ایمان لائے اور پھر اُسکے بعد کافر ہو گئے اور پھر کفر میں بڑھتے

لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا ۝١٣٧

چلے گئے تو خدا نہ انکی مغفرت کریگا اور نہ اُنھیں راہِ راست کی ہدایت ہی کرے گا۔

بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمَا ۝١٣٨

(اے رسولؐ) منافقوں کو خوشخبری دیدُو کہ ان کے لئے ضرور دردناک عذاب ہے،

الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ

جو لوگ مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا سرپرست بناتے ہیں کیا اُنکے

دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ

پاس عزت (و آبرو) کی تلاش کرتے ہیں عزت تو ساری بس خدا ہی

فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۝١٣٩ وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ

کے لئے خاص ہے (مسلمانو) حالانکہ خدا تم پر اپنی کتاب

فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا

قرآن میں یہ حکم نازل کر چکا ہے کہ جب تم سُن لو کہ خدا کی آیتوں سے انکار کیا جاتا

وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا

ہے اور اُسکی مسخراپن کیا جاتا ہے تو تم ان (کفار) کے ساتھ مت بیٹھو یہانتک

مومنین کو چھوڑ کر کفار کو اپنا سرپرست بنانا

فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ۚ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ

کہ وہ کسی دوسری بات میں غور کرنے لگیں ورنہ تم بھی اسوقت انکے برابر ہو جاؤ گے اس میں تو شک ہی نہیں کہ

الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعَا ۙ ۱۴۰

خدا تمام منافقوں اور کافروں کو (ایک نہ ایک دن) جہنم میں جمع کرے ہی گا، (وہ

الَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ

منافقین[1] جو تمہارے (مآل کار کے) منتظر ہیں (کہ دیکھئے فتح ہوتی ہے کہ شکست) تو اگر

مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْٓا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۖ وَاِنْ كَانَ

خدا کی طرف سے تمہیں فتح ہوئی تو کہنے لگے کہ کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے اور اگر (فتح کا) حصہ

لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ ۙ قَالُوْٓا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ

کافروں کو ملا تو (کافروں کے طرفدار بنکر) کہتے ہیں کیا ہم تم پر غالب آ گئے (مگر قصداً تم کو چھوڑ دیا) اور

وَنَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ

تم کو مومنین (کے ہاتھوں) سے ہمنے بچایا نہیں تھا (منافقو) قیامت کے دن تو خدا تمہارے

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى

درمیان فیصلہ کرے گا، اور خدا نے کافروں کو مومنین پر[2] رہنے کی ہرگز کوئی

الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ۝ ۱۴۱ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ

راہ نہیں قرار دی۔ بے شک منافقین (اپنے خیال میں) خدا کو فریب دیتے ہیں

اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ

حالانکہ خدا خود انہیں دھوکا دیتا ہے اور یہ لوگ جب نماز پڑھنے کھڑے ہوتے

قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَاۗءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ

ہیں تو (بیدلی سے) الکسائے ہوئے کھڑے ہوتے ہیں اور فقط لوگوں کو دکھاتے ہیں اور دل سے

اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ ۱۴۲ مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ ۭ

تو خدا کو کچھ یونہی سا یاد کرتے ہیں اس (کفر و ایمان) کے بیچ ادھڑ میں پڑے جھول رہے ہیں نہ

[1] مسلمانوں اور کافروں میں تو لڑائی ہوتی اور منافقوں کے ہاتھ دونوں لڈو کیونکہ جب مسلمانوں کو فتح ہوتی تو اس دعوی سے مال غنیمت میں حصہ بٹانے کو تیار ہوتے کہ ہم لڑائی میں تمہارے ساتھ تھے اور کافروں کی فتح ہوتی تو ان سے بھی بانٹا لینے کو موجود اور وہ بھی اس فقرے کے ساتھ کہ اگر ہم لوگ نہ ہوتے تو تم سارے ہی جاتے ہم ہی لوگوں نے تو فلاں موقع پر تم کو بچا لیا۔ ۱۲

[2] کفار کے مومنین پر غالب ہونے کا یا تو یہ مطلب ہے کہ [illegible] اعتقادات و اعمال کی حقیقت پر سچے دلائل میں غالب نہ ہونگے یا یہ مطلب ہے کہ دنیا میں انکا ایسا غلبہ مومنین پر کبھی نہ ہوگا کہ اسلام بالکل معدوم ہو جائے۔ ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ

اُن مسلمانوں کی طرف نہ ان (کافروں) کی طرف اور (اے رسولؐ) جسے خدا گمراہی میں چھوڑ دے اس کی

اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ۝١٤٣ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

ہدایت کی تم ہرگز کوئی سبیل نہیں کر سکتے ، اے ایمان والو مومنین کو

اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ

چھوڑ کر کافروں کو (اپنا) سرپرست نہ بناؤ کیا

الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ

تم یہ چاہتے ہو کہ خدا کا صریحی الزام اپنے اُوپر قائم

سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۝١٤٤ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِى الدَّرْكِ

کر لو اس میں تو شک ہی نہیں کہ منافقین جہنم کے سب سے

الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ۝١٤٥

نیچے طبقے میں ہوں گے اور (اے رسولؐ) تم وہاں کسی کو انکا حمایتی بھی نہ پاؤ گے

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ

مگر (ہاں) جن لوگوں نے (نفاق سے) توبہ کر لی اور اپنی حالت درست کر لی اور خدا سے لگے لپٹے

وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ

رہے اور اپنے دین کو محض خدا کے واسطے نرا کھرا کر لیا تو یہ لوگ مومنین کے ساتھ (بہشت میں)

وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝١٤٦

ہونگے اور مومنین کو تو خدا عنقریب ہی بڑا (اچھا) بدلہ عطا فرمائے گا اگر تم نے خدا کا شکر کیا

مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ

اور اس پر ایمان لائے تو خدا تم پر عذاب کر کے کیا کرے گا بلکہ خدا تو (خود

وَاٰمَنْتُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ۝١٤٧

شکر کرنے والوں کا) قدردان اور واقف کار ہے۔